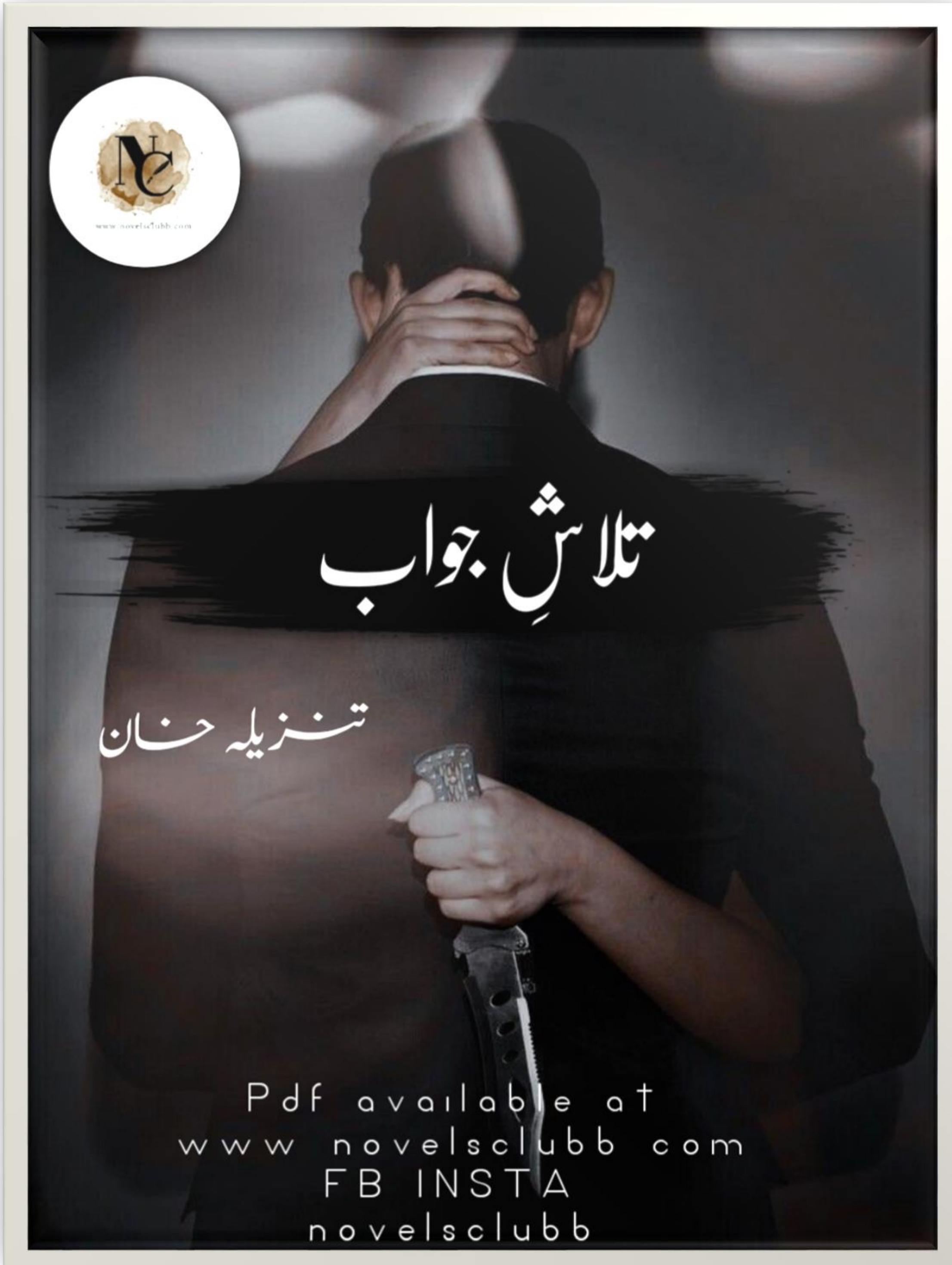
تلاشِ جواب
تنزیلہ حنان
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

تلاشِ جواب

از

تنزیلہ خان

www.novelsclubb.com

"باب ہفتم"

(تصویر کا راز)

ماضی میں دفن ہے

سچ کی ایک داستان

www.novelsclubb.com

کسی کے گناہ کا پردہ

کسی کو ہے چھپانا پڑھ رہا

تصویر کے ذریعے ہی

ہو رہا ہے سچ کھلنے کا اشارہ

www.novelsclubb.com

کیا آئے گی وہ تصویر

نظروں کے سامنے

یا وقت کی نزاکت بنا

دے گی اسے کسی کے لیے

سوالیہ نشان !!

www.novelsclubb.com

اسلام آباد کے پوش علاقے میں بنی خوبصورت سے خوبصورت عمارتوں کو نظر انداز کر کے اگر آپ ان خوبصورت عمارتوں کے درمیان میں بنی اس بوسیدہ سی عمارت

پر نگاہ ڈالیں جس کی حالت سے آپ کو یہ اندازہ ہو گا کے وہ سالوں پہلے تعمیر ہوئی تھی۔

تو عمارت کے داخلی دروازے میں ایک وجود آپ کو عمارت کے اندر داخل ہوتا دیکھائی دے گا۔ غور کرنے پر آپ کو معلوم ہو گا کے اس وجود کے قدموں میں واضح طور پر لڑکھڑاہٹ دیکھی جاسکتی تھی۔

جیسے وہ چلنا نا چاہتا ہو مگر چلنا اب اس کا مقدر بن چکا تھا تبھی وہ سست روی سے چلتا ہوا اپنے پیروں کو تقریباً گھسیٹ رہا تھا۔

اپنے قدموں کو نا چاہنے کے باوجود بھی زبردستی گھسیٹتے ہوئے وہ کیسے نا کیسے کر کے اس عمارت میں موجود اپنے مطلوبہ فلیٹ تک آخر کار لے ہی آیا تھا۔

اپنے مطلوبہ فلیٹ کے سامنے کھڑے ہو کر۔ کپکپاتے ہاتھوں کی لرزش پر قابو پاتے ہوئے وہ فلیٹ کا دروازہ کا کھول کر اس چھوٹے سے فلیٹ میں داخل ہوتا ہے۔

اور آتے کے ساتھ ہی اس فلیٹ میں موجود اپنے کمرے کی طرف بڑھتا ہے۔اس کے قدموں کی چاپ فلیٹ میں چھائی خاموشی کو یکدم توڑنے لگی تھی۔

وہ ویسے ہی سست روی سے اپنے کمرے میں آتا ہے جیسے نیچے سے اوپر تک آیا تھا۔

اور آتے کے ساتھ ہی اپنے کمرے میں موجود ایزی چیئر پر بیٹھ جاتا ہے۔

ایزی چیئر پر بیٹھ کر وہ دیکھتے ہی دیکھتے اپنے بائیں ہاتھ کو اپنی جیب میں لے جاتا ہے اور اس میں سے اپنا موبائل برآمد کر کے موبائل میں کچھ ڈھونڈنے لگتا تھا۔

www.novelsclubb.com

چندپل کی مسافت کے بعد آخر کار اس کی نظریں اپنے موبائل میں موجود اپنی مطلوبہ تصویر پر جا کر ٹھہر سی جاتی ہیں۔اس شخص کی نگاہیں حرکت کرنے سے

انکاری ہو جاتی ہے۔اور وہ بے حسوں حرکت دیوانہ وار اس تصویر کو دیکھنے لگتا ہے۔ جس میں ایک سولہ سالہ کی لڑکی مسکرا رہی تھی۔

وہ شخص دیوانہ وار اس تصویر کو دیکھنے لگتا ہے جس میں اس کی بیٹی مسکرا رہی ہوتی ہے۔

اس شخص کی آنکھوں میں ایک عجیب سا کرب دیکھائی دے رہا تھا۔

ایک ایسا کرب جو اب اس کی آنکھوں میں سدا قائم رہنے والا تھا شاید۔

ابھی وہ اسی حالت میں بیٹھا تھا کے اس کمرے میں ایک عورت داخل ہوتی ہے۔

شاید ہی وہ عورت اس فلیٹ کے کسی دوسرے کمرے میں موجود تھی۔اور اب اس شخص کی فلیٹ میں موجودگی کے باعث اس کمرے میں اس کے پاس چلی آئی تھی۔

اس شخص کو ایسے دل گرفتا سا دیکھ کر اس عورت کے چہرے کے تاثرات عجیب سے ہونے لگے تھے۔

اس کو دیکھ کر اندازہ لگا یا جاسکتا تھا کے جیسے وہ کہی کھوئی کھوئی سی ہے۔

وہ شخص اس عورت کو دروازے میں کھڑے دیکھ اپنی کرسی سے کھڑا ہوتا ہے۔

اور اپنی آنکھوں کی سرخی کو چھپانے کے خاطر اس عورت کی طرف دیکھ کر مسکراہٹ اچھالتا ہے۔

اس کے چہرے کی مسکراہٹ بھی اس عورت کے چہرے پر مسکراہٹ لانے میں ناکام ٹھہرتی ہے۔وہ عورت ایک نظر اسے دیکھ کر اس کمرے کے دروازے سے نکل کر دوسرے کمرے میں چلی جاتی ہے

وہ شخص بھی ہاتھ میں پکڑے موبائل کو جیب میں واپس ڈال کر اس عورت کے پیچھے پیچھے اس کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

دوسرے کمرے میں اس عورت کو بیڈ پر بیٹھے دیکھ وہ شخص تیزی سے اس کی طرف بڑھتا ہے۔

اور اگلے ہی پل اس کے برابر جگہ بنا کر بیٹھ جاتا ہے۔اس شخص کے بیٹھتے ہی وہ عورت نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگتی ہے۔

جیسے کسی بات کا جواب سننا چاہتی ہو اس سے۔اس کو یوں نا سمجھی سے اپنی طرف دیکھتا پا کر

وہ شخص ٹوٹے ہوئے لہجے میں اپنے لفظوں کو با مشکل ادا کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"ہماری بیٹی بے قصور ماری گئی ہے"۔

یہ بات سن کر اس عورت کی آنکھیں بھی سرخ ہونے لگتی ہے جیسے وہ اس شخص کی یہ بات سمجھ گئی تھی۔

"یہ سب میری وجہ سے ہوا، میری ایک چھوٹی سی غلطی نے ہم سے ہماری بیٹی کو چھین لیا"۔

وہ شخص یہ سب کس قدر اذیت سے کہہ رہا تھا یہ تو وہی جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر وہ پل بھر کو رکا تھا۔اور اس عورت کو کسی بات کی تسلی دینے کی خاطر پھر سے بولا تھا۔

"لیکن تم پریشان مت ہو میں اب سب سمجھ گیا ہوں، ایسی غلطی میں دوبارہ کبھی نہیں کروگا، اور نا اب میں اپنی کسی قیمی شہہ کو کھو دینے کا تصور بھی کر سکتا ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ شخص کھڑا ہوتا ہوا اس کمرے سے نکلتا چلا جاتا ہے۔

اس عورت کی نظروں نے وہاں تک اس شخص کا پیچھا کیا تھا۔ جہاں سے وہ اپنے قدموں کو پھر سے فلیٹ کی داخلی دروازے سے باہر کی جانب نکال رہا تھا۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ شخص اس عورت کی نظروں سے او جھل ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

\-

\-

رات دھیرے دھیرے سرکتی ہوئی صبح میں ڈھلنے کو بے تاب تھیں۔

جیسے ہی سورج نے اپنے پر پھیلانا شروع کیے ویسے ہی رات کا اندھیرا صبح کی روشنی کی وجہ سے ماند پڑنے لگا تھا۔

دیکھتے ہی دیکھتے دور کہی مسجدوں میں فجر کی آذانیں سربلند ہونے لگی۔

اور اسلام آباد کے رہائشی مختلف سڑکوں سے گزرتے ہوئے نماز فجر کے لیے مسجدوں کا رخ کرنے لگے۔

www.novelsclubb.com

وہ بھی ان رہائشیوں میں شامل تھا جو اپنے سکون کے خاطر اکثر فجر کی نماز کے وقت اٹھ کر مسجدوں کا رخ کرتے تھے۔ مصطفیٰ مینشن کے داخلی دروازے سے نکل کر وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا ہوا قریبی مسجد کی جانب اپنے قدم بڑھانے لگا۔

سیاہ کرتا شلوار قمیض پہنے مسجد سے بلند ہوتی اذان کی آواز کو سنتے ہوئے وہ اپنے قدموں کو یکبارگی سے تیز کرتا مسجد کے اندر داخل ہو گیا تھا۔

وہ جانتا تھا سکون صرف رب کی بارگاہ میں حاضری لگانے سے ہی ملے گا اسے۔

----

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

قصر اسماعیل گہری خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا۔ ملازموں کی چہل پہل بھی نا ہونے کے برابر تھی۔

لاؤنج سے ہوتے ہوئے دوسری منزل کی سیڑھیاں عبور کرے تو اوپری منزل بھی صبح کے اس وقت تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔

میرال کے کمرے پر نگاہ ڈالیں تو اسکا دروازہ آپ کو بند دیکھائی دے گا لیکن اس کے برعکس اس سے چار کمروں کے فاصلے پر بنے اسماعیل ملک صاحب کے کمرے کا دروازہ آدھ کھلا سا تھا۔

میرال کے کمرے کو باہر سے ہی نظر انداز کر کے اگر آپ چند قدم آگے کو بڑھ کر اسماعیل ملک صاحب کے کمرے میں داخل ہونگے تو اسماعیل ملک صاحب آپ کو سوئی جاگی سی کیفیت میں مبتلا بیڈ پر لیٹے ہوئے نظر آئیں گے۔

www.novelsclubb.com

ان کا دماغ کچھ بھی مختلف سوچنے سمجھنے سے بلکل قاصر ہو چکا تھا۔

وہ کل رات میرال کی کہی باتیں سن کر ساری رات ٹھیک سے سو نہیں سکے تھے۔

اور اب بیڈ پر لیٹے نا جانے کن سوچوں میں گم تھے کے انھیں رات سے صبح ہو جانے کا احساس تک نا ہوا تھا۔

مگر جو ہی کمرے میں موجود آدھ کھلی کھڑکیوں سے سورج کی کرنیں کمرے میں بکھرنے کے ساتھ ساتھ ان کے اپنے چہرے پر بھی پڑنے لگی تو گویا وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئے تھے۔

اور بے اختیار انھوں نے اپنی نظروں کا ارتکاز بدل کر کمرے میں موجود دیوار پر لگی گھڑی کی جانب دیکھا تھا۔

جو صبح کے نو بجا رہی تھی۔

اور وقت دیکھ کر وہ یکدم ہی بیڈ پر سے اترتے ہوئے کھڑے ہوئے تھے۔اور کچھ سوچ کر آفس جانے کی نیت سے کمرے میں موجود واش روم کی طرف بڑھے۔

تھوری دیر گزر جانے کے بعد وہ اجلت میں واش روم سے نکل کر اپنی تیاری مکمل کر کے کسی سوچ کے تحت کمرے سے نکل کر میرال کے کمرے کی طرف بڑھنے لگے۔

میرال کے کمرے میں قدم رکھ کر وہ آہستہ آہستہ اس کے بیڈ تک آئے۔

اور اس کو پر سکون نیند سوتا دیکھ وہ کچھ حد تک مطمئن ہو کر واپس پلٹ گئے تھے۔

کیونکہ ویسے بھی ابھی وہ اس کے سوالوں کے جواب دینے کے لیے خود کو تیار نہیں کر پائے تھے۔

وہ ساری رات بے فکری کی نیند سو نہیں پائی تھی۔

اور اب چاہنے کے باوجود بھی لیٹے رہنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے بیڈ پر اٹھ بیٹھی تھی۔

اپنے سیاہ بالوں کو جو الجھے سلجھے سے دیکھائی دے رہے تھے انھیں جلدی جلدی جوڑے کی شکل دیتی وہ تیزی سے واش روم کی جانب بڑھی تھی۔

چند پل گزر جانے کے بعد وہ واش روم سے باہر نکلی۔اور سست قدموں سے چلتے ہوئے بیڈ تک آئی۔

پھر دیکھتے ہی دیکھتے بیڈ کے بائیں جانب رکھے ہوئے کینوس کی جانب چلی آئی تھی۔

اسٹول پر بیٹھ کر ابھی اس نے غائب دماغی سے پینٹنگ برش اٹھایا ہی تھا کے اچانک سے اس کے ذہن میں کل رات والا خواب پھر سے گھومنے لگا۔

اور وہ اچانک سے ہر چیز سے بے زار سی دیکھائی دینے لگی۔پینٹنگ برش کو واپس سے اپنی جگہ پر رکھ کر وہ اسٹول سے کھڑے ہوتے ہوئے غائب دماغی کے ساتھ ایک بار پھر بیڈ تک آکر اس پر بیٹھ گئی تھی۔

پھر سائڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے اپنے موبائل فون کو اٹھا کر بے دلی سے موبائل دیکھنے لگتی ہے۔

www.novelsclubb.com

اس کے چہرے پر عجیب سا تاثر قائم تھا۔

وہ عجیب سی اُلجھن میں الجھی ہوئی سی معلوم ہو رہی تھی۔دیکھنے سے معلوم ہو رہا تھا کے جیسے وہ برسوں سے ہی کسی الجھن زدہ کیفیت میں مبتلا رہی ہے۔

ابھی وہ اپنے ہار جانے کے دکھ کو ہی سہی سے تسلیم نہیں کر پائی تھی۔

کے اب اپنے کل رات والے خواب نے اسے مزید الجھا کر رکھ دیا تھا وہ خواب جسکی دھند اب آہستہ آہستہ اس کے ذہن کے پردے پر سے چھٹنا شروع ہو چکی تھی۔

اسے اب جلد سے جلد اپنے سوالوں کے جواب چاہیے تھے۔اور وہ بھی کسی اور سے نہیں بلکہ اپنے بابا سے۔

www.novelsclubb.com

ان ہی باتوں کو سوچتے ہوئے وہ یکدم ہی کسی سوچ کے تحت موبائل کو واپس سے سائڈ ٹیبل پر پٹکھنے کے انداز میں رکھتے ہوئے اپنے کمرے سے باہر کی جانب تیزی سے نکلی تھی۔

اس کے قدموں کا رخ اب اسماعیل ملک صاحب کے کمرے کی جانب تھا۔

گود میں لیپ ٹاپ رکھے اس کی نگاہیں مستقل مزاجی سے لیپ ٹاپ کی اسکرین پر کھولی ہوئی آئی ڈی پر مرکوز تھی۔

www.novelsclubb.com

آئی ڈی کی پروفائل پر آریان مصطفیٰ کا نام بڑی شان سے جگمگا رہا تھا۔

اور وہ خود پورے انہماک سے آئی ڈی پر موجود شخص کو دیکھ رہی تھی۔

اس شخص کی آئی ڈی پر موجود ڈی پی سے جھانکتی بھوری آنکھوں نے تو نجانے کب سے اس کو اپنے سحر میں لے لیا تھا۔ جس کے سحر میں وہ کبھی نا آتی اگرچہ یہ اس کے بس میں ہوتا تو۔

ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی وہ نجانے کب سے اس کی آئی ڈی کھولیں ہوئے بیٹھی تھی۔

ابھی وہ ایسے ہی بیٹھی ہوئی تھی کے ساجدہ بیگم اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔

"نا میں پوچھتی ہوں ان عجیب کھیلونوں میں تمھیں ایسا بھی کیا نظر آتا ہے،

جو صبح صبح ماں کا کیچن میں ہاتھ بٹانے کے بجائے اٹھ کر ان میں منہ دے کر بیٹھ جاتی ہو"۔

www.novelsclubb.com

ساجدہ بیگم نے آکر اپنا غصہ اس پر نکلا تھا۔ان کے چہرے کے تاثرات ان کے غصے میں ہونے کی نشاندھی کر رہے تھے۔

ان کے اچانک سے آنے پر اور یوں بگڑنے پر تسمیہ نے فوری طور پر لیپ ٹاپ کو بند کر ا تھا۔اور یکدم ہی بیڈ سے نیچے اترتی ہوئی بولی تھی۔

"وہ امی میں بس آ ہی رہی تھی آپکی مدد کرانے،بس ایک ضروری کام کرنے کی وجہ سے دو منٹ اور ٹھہر گئی تھی"۔تسمیہ کچھ شرمندگی سے بولتی ہوئی کمرے کی ابتر ہوتی حالات کو سدھارنے لگی۔

اس کی بات پر ساجدہ بیگم نے اس کو گھوری سے نوازا تھا جس کی وجہ سے وہ اپنے ہاتھوں میں اور پھرتی لے آئی تھی۔اور بیڈ شیٹ کی سلوٹیں ٹھیک کرنے لگ گئی۔

"ہاں بھئی اس لیپ ٹاپ میں جھانکنے سے زیادہ ضروری بھی بھلا کیا ہو سکتا ہے تمھارے لیے"۔

ساجدہ بیگم نے اسے گھور کر طنزیہ لہجے میں کہا۔

وہ واقعی اب اپنی بیٹی کی حرکتوں سے عاجز آچکی تھیں۔اس بات کا اندازہ ان کی باتوں سے صاف لگایا جا سکتا تھا۔

"اچھا ناامی ناراض نا ہو میں چلے جاتی ہوں کیچن میں، شاید تبھی آپکا پارہ نیچے آجائے"۔

تسمیہ ان کے طنز کرنے پر چادر کو جلدی جلدی درست کر کے لیپ ٹاپ کو سائڈ ٹیبل پر رکھ کر منہ کو بگارتے ہوئے بول کر کمرے سے باہر کی طرف بھاگی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ اسے معلوم تھا کے اگر وہ کچھ دیر اور کمرے میں ٹھہرتی تو ساجدہ بیگم نے آج اسے نہیں بخشنا تھا۔

اس کے رفو چکر ہوتے ہی ساجدہ بیگم بھی اپنے دوپٹے کو درست کرتے ہوئے تسمیہ کے کمرے سے نکل کر چند قدموں کا فاصلہ عبور کر کے باہر لاؤنج کی جانب نکل آئی تھی۔

جہاں شایان کو کھڑے دیکھ وہ اس کی تیاری پر غور و فکر کرتے ہوئے اس سے استفسار کرے بغیر نہیں رہ سکیں۔

"کہی جا رہے ہو بیٹا؟؟"۔

www.novelsclubb.com

لاؤنج میں کھڑا وہ باہر جانے کے لیے تیار ہی تھا کے پیچھے سے اپنی ماں کی آواز پر یکدم ہی پلٹتا ہے۔ جو اب اس کے بلکل نزدیک کھڑی تھی۔

"ہاں امی بس ایک دوست سے ملنے جا رہا ہوں، آپ بتائیں آپ کو کوئی کام تو نہیں ہے"۔

شایان نارمل سے انداز میں بولتا ہوا موبائل کو ایک نظر دیکھنے لگا۔ جہاں کافی سارے لوگوں کے میسیجز آ چکے تھے سوائے عنایہ کے۔

"نہیں بیٹا کوئی کام نہیں ہے، بس مجھے تمھیں بتانا تھا کے تمھارے بابا اور میں نے بھائی صاحب سے بات کی ہے، تمھارے اور عنایہ کے رشتے کے حوالے سے"۔

ساجدہ بیگم نے اس کی بات کے جواب میں اسے وہ بات بتائی تھی جو وہ اسے پیچھلے کچھ دنوں سے بتانے کی سوچ رہی تھی۔

مگر گھریلوں مصروفیت کی وجہ سے بتا نہیں سکی تھی۔ اور اب وہ اس کے جواب کی منتظر تھی۔

کے شایان جو موبائل کو سرسری سادیکھ رہا تھا ان کی بات پر چونکتے ہوئے موبائل سے نگاہ ہٹا کر کہتا ہے۔

"لیکن کیوں امی؟؟، میں نے آپ سے کہا تھا کے فلحال آپ لوگ اس بارے میں تایا ابو سے کوئی بات نہیں کرے گا، کیونکہ میں ویسے بھی پہلے عنایہ سے خود بات کرنا چاہتا ہوں اس بارے میں، پھر آپ لوگوں نے کیوں کری تایا ابو سے بات"۔

شایان قدرے غصے سے بول کر اب قدرے پریشان دیکھائی دینے لگا تھا۔

کے ایک تو وہ پہلے ہی عنایہ کی پہلے کی ناراضگی اور بےزاریت کی وجہ نہیں جا سکا تھا۔

اور اب وہ اسے مزید ناراض نہیں کر سکتا تھا یہ سب کر کے کیونکہ وہ اب سب کچھ اس کی مرضی جان کر ہی کرنا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس لیے وہ اب تک خاموش تھا۔ مگر اس کے نزدیک ساجدہ بیگم نے تو بات ہی بگاڑ دی تھی۔

"ہم ماں باپ ہیں تمھارے ہمیں اپنی طرف سے بھی تو کچھ کرنا تھا نا، ویسے بھی ہم دونوں کو اپنی طرف سے بھائی صاحب سے رشتے کی بات تو کرنی ہی تھی، تو ہم نے موقع کی نزاکت کو جانتے ہوئے ان سے بات کرلی، اس میں حرج ہی کیا ہوا بھلا۔

"ساجدہ بیگم اس کے غصے کو خاطر میں لائے بغیر سہولت سے بولتی چلی گئیں۔ ان کے نزدیک انھیں لگ رہا تھا کے انھوں نے ٹھیک کیا تھا سلیمان صاحب سے بات کر کے۔

www.novelsclubb.com

"مگر امی۔۔۔"

شایان فقط اتنا ہی بول کر رک سا گیا۔اس کے فقط اتنا کہنے پر ساجدہ بیگم نے اسے خاموش نگاہ سے گھورا تھا۔ جس پر شایان جو کچھ اور بھی کہنے والا تھا۔

مگر اپنی ماں کے بے فکری کے انداز کو جان کر اسے اب اپنا کچھ بھی کہنا بے معنی سا لگ رہا تھا۔

"چھوڑے مجھے آپ لوگوں کو اپنے دل کی بات بتانی ہی نہیں چاہیے تھی"۔

ساجدہ بیگم کو اپنی جانب متوجہ پا کر وہ اتنا کہہ کر غصے سے لاؤنج سے نکلتا چلا گیا تھا۔

پیچھے ساجدہ بیگم نے اس کی بات پر افسردگی کی ایک لہر کو اپنے دل میں اترتے محسوس کیا تھا۔

اور ان کی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا پھر وہ بھی بے دلی سے کیچن کی جانب بڑھیں تھیں۔

ڈیفنس کالونی میں نگاہ ڈالی جائے تو مصطفیٰ مینشن اپنی شان سے کھڑا آپ کو نظر آئے گا۔

بڑے سے مین گیٹ پر دو گارڈز آپ کو ہمیشہ کی ڈیوٹی دیتے دیکھائی دے گا۔

کے جیسے یہ ان کا روزمرہ کا معمول کا کام تھا۔

www.novelsclubb.com

بڑے سے گیٹ کو عبور کر کے اگر آپ اندر داخل ہو گے۔ تو گارڈن میں لگے مختلف قسم کے پھول پودے اپنی خوشبوؤں سے آپ کو مہکانے کے لیے کافی ہو نگے۔

ان خوشبوؤں کو نظرانداز کر کے اگر آپ دو قدم آگے بڑھے گے تو مالی آپ کو اپنے کام میں مصروف دیکھائی دے گا۔

وہ اس طریقے سے پودوں کی کانٹ چھانٹ کر رہا تھا کے جیسے اس سے زیادہ ضروری کام تو اس کے لیے کچھ ہے ہی نہیں۔

بڑے سے گارڈن کی پھرتیلی روش سے گزرتے ہوئے جب آپ مینشن کے داخلی دروازے کے اندر قدم رکھے گے تو ماحول میں چھایا سکون آپ کا استقبال کر رہا ہو گا۔

ملازموں کی آمد و رفت معمول سے بھی کم دیکھائی دے رہی تھی۔

اس سب کو فلحال نظرانداز کر کے اگر آپ بڑے سے ہال سے گزر کر اوپری منزل کی سیڑھیاں عبور کر کے آریان کے کمرے کا رخ کرے گے تو اسکا دروازہ آپ کو ہمیشہ کے جیسے باہر سے بند دیکھائی دے گا۔

www.novelsclubb.com

جب آپ کمرے کے اندر داخل ہونگے تو ایک کلون کی مہک آپ کو پوری کمرے کی فضامیں چھائی محسوس سی ہو گی۔ کمرے میں مخصوص قسم کی خاموشی کا راج قائم تھا۔اور وہ خود آئینہ کے سامنے کھڑا اپنے اوپر پرفیوم چھڑکنے میں مگن تھا۔

خود پر پرفیوم چھڑک کر وہ جیسے ہی پلٹا تو کمرے میں اس کی موبائل کی رنگ ٹون نے کمرے میں چھائی خاموشی کو یکدم توڑا تھا۔

بیڈ پر رکھے بجتے فون کو اس نے کوفت بھری نگاہ سے دیکھا تھا۔

پھر گہری سانس ہوا میں بھرتا وہ چند قدموں کا فاصلہ عبور کر کے بیڈ تک آکر اپنا موبائل اٹھا چکا تھا۔

موبائل کی اسکرین پر ایک انجان نمبر کو دیکھ کر اس کی بھوری آنکھوں میں کوفت کے ساتھ ساتھ الجھن بھی ابھری تھی۔

مگر پھر اگلے ہی پل اپنی اس الجھن کو دور کرنے کے خاطر وہ فون اٹھا چکا تھا۔

"ہیلو"۔

کمرے میں اس کی مخصوص آواز گونجی تھی۔

"آریان صاحب میں انسپیکٹر خان بات کر رہا ہوں، آپ کو تکلیف دینے کے لیے معذرت خواہ ہوں، مگر کیا کر سکتے ہیں ہمارا تو کام ہے یہ، تو کیا کریں کرنا پڑتا ہے"۔

دوسری طرف موجود پولیس والے نے بات کو تول دیتے ہوئے اپنے فون کرنے کا جواز بتایا۔

"آپ نے کس سلسلے میں فون کیا ہے صاف بولے انسپیکٹر خان میں سن رہا ہوں"۔

آریان انسپیکٹر کے بات کو گھما پھرا کر کرنے سے سخت بے زار ہوا۔

"بات یہ ہے آریان صاحب کے پیچھلے دنوں جو گنڈے سڑک پر آپ کی مسز کو تنگ کر رہے تھے،

www.novelsclubb.com

وہ پکڑائی میں آگئے ہیں، تو ان کے چہروں کی شناخت کے لیے آپ کو اور آپکی مسز کو آنا پڑے گا،

بس اسی سلسلے میں آپ کو اس وقت تنگ کرنا پڑا"۔

انسپکٹر خان اب کی بار بات کو گھمانے پرانے کے بجائے موضوع پر لا چکا تھا۔

"آپکی اطلاع کے لیے بتاتا چلوں کے وہ میری مسز نہیں ہے، میں اس لڑکی کو بس سرسری سا جانتا ہوں"۔

آریان انسپیکٹر کی بات پر سخت بدمزہ ہوا۔ کے اس انسپیکٹر نے مس ٹینشن کو کچھ نہیں تو اس کی بیوی ہی بنا ڈالا تھا۔

www.novelsclubb.com

"او'سوری آریان صاحب مجھے اندازہ نہیں تھا، لیکن آپ کو ان مس کے ساتھ آنا پڑے گا ابھی، تاکے ہم ان گنڈوں کی نشاندھی کر کے ان پر مکمل کیس کر کے انھیں اندر ڈال سکے"۔

انسپیکٹر خان کی سنجیدگی میں ڈوبی آواز اسپیکر کے اس پار آریان کے کانوں میں پہنچیں تھی۔

"کیا آپ اسے خود سے کنٹیکٹ کر کے نہیں بلا سکتے انسپیکٹر خان۔؟؟"

آریان سخت بے زاریت سے پوچھنے لگا کیونکہ وہ ہرگز بھی میرال سے ملنا نہیں چاہتا تھا۔

"انکا کنٹیکٹ نمبر نہیں ہے ہماری ٹیم کے پاس، اگر ہوتا تو ہم آپ کو ہرگز بھی یہ تکلیف نا دیتے۔"

انسپیکٹر خان صاف گوئی سے بولتے گئے۔اس کی بات پر آریان نے ایک گہری سرد سانس اپنے اندر اتار کر جیسے خود کو کسی بات کے لیے منانا چاہا۔ پھر کچھ سوچ کر ٹھہرے ہوئے لہجے سے گویا ہوا۔

جبکہ دوسری طرف انسپیکٹر خان اس کے جواب کے منتظر تھے۔

"ٹھیک ہے، مگر کیا میں جان سکتا ہوں ان گنڈوں کو اتنی تاخیر سے کیوں گرفتار کیا پولیس نے۔"

آریان ہامی بھرتے ہوئے اپنے ذہن میں ابھرتے سوال کو زبان پر لانے سے نا روک سکا۔

"آپ تو جانتے ہیں آریان صاحب اس ملک میں کچھ بھی وقت پر نہیں ہوتا، پھر بھلا پولیس اپنا کام وقت پر کیسے کر سکتی ہے"۔

انسپیکٹر خان جیسے اسے حقیقت سے آشنا کروا رہے تھے۔

"ہمہ۔"

آریان اتنا بول کر فون کاٹ چکا تھا۔اور دوسری طرف سے بھی لائن کاٹ دی گئی۔

فون کو کوٹ کی جیب میں ڈال کر وہ بیڈ پر بیٹھ سا گیا تھا۔اسے اپنا فون اٹھانا اب احمقانا سالگ رہا تھا۔

کے آخر اس نے انسپیکٹر خان کا فون کال اٹھایا ہی کیوں کے اگر وہ فون نا اٹھاتا تو شاید مس ٹینشن سے ملنے کا جواز پھر سے نا بنتا۔

وہ جتنا اس سے دور رہنے کی سوچ رہا تھا قسمت اسے اتنا ہی اس کے نزدیک لے کر جا رہی تھی۔

بیڈ پر بیٹھا وہ پیچھلی ملاقات کو سوچتے ہوئے خود سے بڑ بڑانے لگا۔

"آخر کیوں ؟؟، میں جتنا سوچتا ہوں کے اب تم سے سامنا نا ہو قدرت میری بات کو رد کرتے ہوئے تم سے ملنے کا کوئی دوسرا جواز بنا دیتی ہے"۔

"آخر یہ سب کیوں ہو رہا ہے میرے ساتھ ؟؟، میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں"۔

وہ دھیمے قدرے دھیمے لہجے میں خود سے کہتا کھڑا ہوا تھا۔

"مگر میں نے اب سوچ لیا ہے، آج کے بعد ہم پھر کبھی نہیں ملے گے، میں چاہوں گا بھی تب بھی نہیں۔"

وہ ٹھہر ٹھہر کر خود سے کہتا اپنے قدموں کو کمرے سے باہر کی جانب دھکیلنے لگا تھا۔

کمرے میں پھیلی ہوئی پرفیوم کی خوشبو اب آہستہ آہستہ ماند پڑنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

\-

\-

اپنے کمرے میں موجود بیڈ پر بیٹھی وہ بے چینی اور از طراب کی کیفیت میں مبتلا کمرے کی ہر چیز پر باری باری نگاہیں دوڑا رہی تھی۔

مگر اس کی بے چینی اور از طراب تھا کے ختم ہو کے نہیں دے رہا تھا۔

بیڈ پر بیٹھی اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں گرائے نا جانے اسے کتنی دیر گزر گئی تھی اس حالت میں بیٹھے ہوئے۔

صبح اٹھ جانے کے بعد وہ اسماعیل ملک صاحب سے بات کرنے کی غرض سے ان کے کمرے میں بھی گئی تھی۔

مگر ان کو وہاں نا پا کر اور راضیہ سے دریافت کرنے پر اسے معلوم ہوا۔

کے وہ تو آج جلدی ہی آفس چلے گئے تھے۔اور یہ بات جان کر اسے قدرے مایوسی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اور اب وہ بے چینی سے بیڈ پر بیٹھی ناجانے کب سے کمرے کی ہر چیز کو بے معنیٰ سا دیکھ رہی تھی۔

ابھی وہ ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی تھی کے اس کے کانوں سے ایک آواز ٹکراتی ہوئی گزری۔

اور دروازے پر ہوتی مسلسل دستک پر اس نے اپنی سیاہ آنکھوں کو اٹھا کر دروازے کی جانب بلاارادہ دیکھا تھا۔

جہاں سے مسلسل وقفے وقفے بعد سے دستک جاری تھیں۔ مسلسل ہوتی دستک کو خاطر میں لائے وہ باہر کھڑے شخص کو بلاآخر اندر آنے کی اجازت دے گئ تھی۔

باہر کھڑا وجود بھی اجازت ملنے پر ایک لمحے کی تاخیر کیے بغیر اندر آیا تھا۔

اندر آتی راضیہ کو اس نے معنی خیزی سے دیکھا تھا جب کے دوسری طرف راضیہ اب اندر آ کر میرال کی بے ترتیب ہوئی حالت پر تشویش کا شکار ہوئی تھی۔

اور اپنی یہ فکر وہ اس سے چھپا بھی نہیں سکی تھی۔ تبھی ہی اسے دیکھ کر بولی تھی۔

"میرال بی بی آپ ٹھیک تو ہیں؟؟"۔

راضیہ فکرمندی سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔

"ہمہ 'ٹھیک ہوں۔"

میرال اسے دیکھ کر فقط اتنا بول کر بلاارادہ ہی اپنے حلیے کو دیکھنے لگتی ہے۔

جہاں کپڑے جگہ جگہ سے شکن زدہ ہو رہے اور سیاہ بال ابھی بھی بے ترتیبی کا شکار تھے۔

www.novelsclubb.com

"لیکن آپ لگ تو نہیں رہی۔"

راضیہ اس کے جواب سے مطمئن کہاں ہونے والی تھی آخر۔

"اور آپکا ناشتہ بھی بلکل ویسے ہی رکھا ہوا ہے، جیسے میں کچھ دیر پہلے رکھ کر گئی تھی، میرے خیال سے آپ نے ناشتہ بھی نہیں کیا اب تک۔"

وہ فکرمندی سے پہلے اسے اور پھر کمرے میں موجود ٹیبل پر رکھے ناشتہ کو دیکھ کر کہنے لگی۔ اسے میرال بی بی کی حالت قابلِ قبول نہیں لگ رہی تھی۔

"ہاں وہ مجھے بھوک نہیں تھی بس اسی لیے، تم بتاؤ کیوں آئی ہو کوئی کام تھا کیا۔؟؟"

میرال اس کے کہنے پر جواب دیتی استفسار کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

پھر بیڈ سے نیچے اُترتی ہوئی چند قدموں کا فاصلہ عبور کر کے بے مقصد ہی کینوس کی جانب چلی آئی تھی۔

اور کینوس پر لگی پینٹنگ کو دیکھنے لگتی ہے۔ جو بہت ہی خوبصورت سارات کا منظر پیش کر رہی تھی۔

"ہاں وہ بی بی جی میں آپ کو بتانے آئی تھی کے وہ جو اس رات ہینڈ سم سے صاحب آپ کو چھوڑنے آئے تھے نا، وہ آئے ہیں آپ سے ملنے۔"

راضیہ میرال بی بی کے سوال پر اپنے یہاں آنے کی وجہ بتانے لگی۔

"کون ؟؟، تم کس کی بات کر رہی ہو۔؟؟"

میرال اس کی بات پر ناسمجھی سے بے دھیانی میں پوچھ بیٹھی۔

اس کی سیاہ آنکھیں ابھی بھی کینوس پر بنی پینٹنگ پر مرکوز تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے تو جیسے راضیہ کی بات پر غور ہی نہیں کیا تھا۔

"وہی جنھوں نے آپ کو لفٹ دی تھی جب آپ کی گاڑی خراب ہو گئی تھی"۔

راضیہ کچھ سوچتے ہوئے بتا گئی۔

اس کی بات پر میرال چونکتے ہوئے اس کی طرف دیکھنے لگتی ہے۔

اسے اب فرق پڑا تھا تبھی ہی وہ پر سوچ انداز میں سوچتے ہوئے الجھے ذہن کے ساتھ سوال کرتی ہے۔

"انھوں نے اپنا نام کیا بتایا ہے؟؟، تم نے نام پوچھا ان سے؟؟"۔وہ کافی حد تک سمجھ گئی تھی کے راضیہ کس کی بات کر رہی ہے۔

مگر کنفرم کرنے کی خاطر سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

سیاہ آنکھیں اپنی نوکرانی کی جانب ٹکی جواب کی منتظر تھی۔

"ریان 'نہیں آر'۔۔۔ہاں یاد آیا آریان 'آریان نام بتایا ہے انھوں نے"۔راضیہ پر سوچ انداز میں ٹھہر ٹھہر کر کہتی ہے۔

اس کی بات پر میرال بے یقینی کا شکار ہوئی۔ پھر خود سے ہی بڑبڑاتی ہوئی بولی۔

"وہ یہاں کیوں آیا ہے ؟؟"۔

ابھی میرال غور فکر کے مرحلے میں ہی تھی کے راضیہ جو اس کے جواب کی منتظر تھی۔

میرال بی بی کو کسی سوچ میں خود سے بڑبڑاتے دیکھ پوچھنے لگتی ہے۔

"بی بی جی کیا کروں میں ان صاحب کا۔" راضیہ سوالیہ نظروں سے دیکھ کر استفسار کرنے لگی۔

"تم ایک کام کرو، انھیں ڈرائنگ روم میں بٹھاؤ میں کچھ دیر میں آتی ہوں۔"

میرال اس کے سوال پر اپنی سوچوں سے باہر نکلتے ہوئے کہتی ہے۔

"جی ٹھیک ہے بی بی جی"۔

راضیہ یہ کہہ کر کمرے سے چلی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ پیچھے وہ اپنے دماغ میں گردش کرتی تمام سوچوں کو جھٹکتے ہوئے واش روم کی جانب اپنے قدموں کو بڑھانے لگتی ہے۔

قصر اسماعیل کے ڈرائنگ روم میں بیٹھے اسے تقریباً دس سے پندرہ منٹ بیت گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس گھر کی ملازمہ اسے کچھ دیر پہلے ہی یہاں بیٹھا کر گئی تھی۔

یہ کہہ کر کے بی بی صاحبہ ابھی آ رہی ہیں کچھ دیر تک۔ اور اب وہ ڈرائنگ روم میں لگے صوفہ سیٹ میں سے ایک سنگل صوفے پر براجمان تھا۔

بے صبری سے اپنا پہلو بار بار بدلتے ہوئے وہ اس کا منتظر تھا۔ جو آ کر نہیں دے رہی تھی۔

کچھ پل ایسے ہی بیٹھے رہنے کے بعد وہ وقت گزرنے کی خاطر اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ہوا ڈرائنگ روم کا جائزہ لینے لگا تھا۔ ڈرائنگ روم مختلف فرنیچر سے آراستہ ہونے کے ساتھ ساتھ نفاست سے سجا دیکھائی دے رہا تھا اس بات کا اعتراف اس نے دل ہی دل میں کیا تھا۔

چلتے چلتے وہ ڈرائنگ روم میں لگی گلاس وال پر لگی پینٹنگز کو دیکھنے لگا تھا۔

جس کو اسے دیکھ کر اندازہ ہوا تھا کے وہ میرال کی ہی بنائی ہوئی پینٹنگز ہیں۔

ابھی وہ ان ہی پینٹنگز کو دیکھ رہا تھا کے اس کی نگاہ ان ہی پینٹنگز کے درمیان میں لگی ہوئی تصویر نے جو کے ایک فیملی فوٹو فریم تھی۔

اس کی نگاہوں کی توجہ کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

اس تصویر میں موجود شخص کو دیکھ کر اس کے چہرے کے تاثرات عجیب سے ہونے لگے تھے۔

اس کے اندر کی بے چینی اور بے قراری سب اس کے چہرے پر جھلکنے لگی تھی۔

اس کی بھوری آنکھیں جیسے کچھ اور دیکھنے سے انکاری ہو چکی تھی۔

اسے جیسے اپنی آنکھوں پر یقین نا آیا تھا۔ شاید اس دیوار پر لگی تصویر پر یقین نہیں آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ ایسے ہی کھڑا دیوار پر لگی ان پینٹنگز کو نظر انداز کرتے ہوئے

اس تصویر کو شک کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔

جو دیکھتے ہی دیکھتے یقین میں بدلنے لگا تھا۔ کے ایک ملازمہ ہلکی سی آہٹ کے ساتھ ڈرائنگ روم میں داخل ہوتی ہے۔

اور چند قدموں کا فاصلہ عبور کرتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی چائے اور دوسرے لوازمات کی چیزوں کو ڈرائنگ روم میں لگی ٹیبل پر سجانے لگتی ہے۔

ملازمہ کو اپنے کام میں مگن دیکھ آریان واپس سے اپنی جگہ پر آکر بیٹھ جاتا ہے۔

اور کچھ سوچ کر اپنے ذہن میں ابھرتے سوال کے جواب کو جاننے کے لیے۔

ٹیبل پر چائے کے لوازمات کو سجانے کے بعد جاتی ہوئی ملازمہ کو مخاطب کرنے سے خود کو روک نہیں پاتا ہے۔

"بات سنیں"۔

آریان ملازمہ کو جاتے دیکھ دھیرے سے پکارتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اس کی پکار پر ڈرائنگ روم سے جاتی ہوئی سجو پلٹتی ہے اور سوالیہ نظروں سے آریان کو دیکھ کر پوچھتی ہے۔

"جی صاحب"۔

"یہ جو اس دیوار پر فیملی فوٹو لگی ہے کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں، اس میں یہ جو صاحب ہیں، وہ کون ہیں"۔

آریان کا اشارہ دیوار پر لگی فیملی فوٹو میں سے جھانکتے ایک ادھیڑ عمر شخص کی جانب تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کی نظروں کے ارتکاز پر ملازمہ نے بھی اس سمت دیکھا تھا۔

جہاں وہ فیملی فوٹو لگی ہوئی تھیں۔ پھر بغیر کچھ سوچے سمجھے کہتی ہے۔

"یہ تو ہمارے بڑے صاحب جی ہیں، اسماعیل ملک صاحب"۔

اس کی بات پر آریان کا چہرہ کسی بھی قسم کے تاثر سے عاری دیکھائی دینے لگتا ہے۔

اس کے چہرے پر ایک تاریک سا سایا لہراتا ہے ملازمہ کا جواب سن کر۔

وہ عجیب نظروں سے دیوار پر لگی تصویر میں موجود شخص کو دیکھنے لگتا ہے۔

جبکہ سجو (ملازمہ) اس اجنبی شخص کو ایک نظر غور سے دیکھ کر وہاں سے چلی جاتی ہے۔

---

www.novelsclubb.com

اس کی بھوری آنکھیں وقفے وقفے سے دیوار پر لگی فیملی فوٹو کی جانب گامزن تھیں۔

جبکہ اس کا دماغ کسی گہری سوچ میں غرق دیکھائی دیتا تھا۔

ڈرائنگ روم میں مخصوص قسم کی خاموشی نے اپنا ڈیرڈھ ڈالا ہوا تھا۔

ٹیبل پر سجے لوازمات کو اس نے اب تک ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔

تبھی ہی وہ اپنی ناقدری پر رونا روتے نظر آئیں گے۔

ابھی ماحول کی فضا ایسے ہی سرد اور خاموش تھی کے یکدم ہی کسی کی ہیل کی ٹک ٹک کی آواز نے ڈرائنگ روم میں چھائی خاموشی کو توڑا تھا۔

وہ ہیل کی ٹک ٹک کی آواز کرتی ہوئی ہی ڈرائنگ روم کے اندر داخل ہوتے ساتھ آریان کو بھی اپنی جانب متوجہ کر گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

بلیک جینز پر سفید کرتی پہنے، وہ سیاہ بالوں کی ہائی پونی ٹیل بنائے ہوئے تھی، نارمل میک اپ کیے ہوئے، وہ بلیک ہائی ہیل سے پیروں کو قید کیے ہوئے تھی۔

اس کو اندر آتے دیکھ آریان اپنی نظروں کا ارتکاز بدل چکا تھا۔ اور اب اپنی بھوری آنکھوں سے سیاہ آنکھوں والی لڑکی کو دیکھنے لگا تھا۔

جو حیرانگی بھرے تاثرات لیے اندر آکر اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ ابھی اس سے پہلے کے وہ کچھ کہہ پاتا۔

کے سیاہ آنکھوں والی چندپل بھی اپنی حیرانی اپنے اندر نہیں رکھ سکی تھی۔

اور اگلے ہی پل چند قدموں کا فاصلہ عبور کر کے ڈرائنگ روم میں موجود ایک صوفے پر اپنی نشست سنبھال لیتی ہے۔

www.novelsclubb.com

ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے وہ اب آریان کے بلکل سامنے والے صوفے پر بیٹھ چکی تھی۔

جس کا مطلب تھا کے اب سامنے بیٹھا شخص بھی پوری طریقے سے اس کی جانب متوجہ ہو جائے۔

چند پل ٹھہر کر وہ اس شخص کو جانچتی نظروں سے دیکھنے لگتی ہے جو بظاہر تو اسی کو دیکھ رہا تھا مگر دماغی طور پر کہی اور کھویا ہوا سا معلوم ہوتا تھا۔

پھر گلا کھنکار کر اسے دیکھتے ہوئے نارمل سے لہجے میں ہی پوچھتی ہے۔

کیونکہ اسے اس شخص کا اپنے گھر آنے کا جوازاب تک سمجھ نہیں آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جان سکتی ہوں کے کس سلسلے میں آئے ہو؟؟"۔

انداز کچھ سوالیہ سا تھا۔اس کی سیاہ آنکھیں ہنوز اس شخص پر ٹکی تھی۔

"جن گنڈوں سے بچنے کے خاطر اس رات بد قسمتی سے تم مجھ سے ٹکرائی تھیں، ان ہی کے سسرال والوں نے ہمیں کھانے پر مدعو کیا ہے تو وہی لے جانے کے لیے آیا ہوں میں تمھیں لینے"۔

آریان اس کے استفسار کرنے پر طنز کرنا نا بھولا تھا۔اس کے آنے کے جواز کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ وہ اس کے طنز کو بھی باخوبی سمجھ گئی تھی۔

تبھی ہی فوری طور پر سلگتے ہوئے کہتی ہے۔

"تو اکیلے ہی چلے جاتے نا، میں ویسے بھی ایسی دعوتوں میں جانا اپنا ذوق نہیں سمجھتی"۔

وہ اسے دیکھ کر دو بدو طنزیہ ایک ادا سے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ایسی دعوتوں میں جانا تمھارا ذوق نہیں ہے مگر گنڈوں سے ڈر کر بھاگنا تمھارے شوق میں ضرور شامل ہے"۔

وہ طنزیہ انداز میں بولتا ہوا اسے لاجواب کر گیا تھا۔

وہ جو یہاں نہیں آنا چاہتا تھا۔ مگر نا چاہتے ہوئے بھی اسے آنا پڑا تھا۔

تو اسی لیے وہ اس طریقے سے اپنا غصہ طنز کر کے کم کر رہا تھا۔ اپنی بات کہہ کر وہ ایک بار پھر دیوار پر لگی فوٹو کو دیکھنے لگا تھا۔

ابھی میرال جو اس کے طنز کرنے پر خود بھی اچھا خاصہ طنزیہ جواب دے کر دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھی۔

کے اس شخص کے پھر سے طنزیہ جملہ کسنے پر سیخ پا ہونے کے بجائے تحمّل سے بولتی ہے۔ کیونکہ اسے اس کی یہ بات دل کو لگی تھیں۔

"میں شوق سے نہیں خوف سے ڈر کر بھاگی تھیں ان گنڈوں سے"۔

www.novelsclubb.com

"اور ایک عورت کے لیے اس کی عزت ہی اسکا سب کچھ ہوتی ہے،اور اپنی عزت کی حفاظت کرنے کے خاطر وہ بروقت کمزور سے طاقتور بھی بن جاتی ہے،اور طاقتور سے بزدل بھی"۔میرال سنجیدگی سے ٹھہر ٹھہر کر کہتی لمحے بھر کو رکی تھی۔

پھر اپنی بات جاری رکھتے ہوئے پھر گویا ہوئی۔

اس کی نظریں کہتے ہوئے اپنے گود میں رکھے ہاتھوں کو دیکھنے لگی تھی۔اس کی بات پر آریان دیوار پر لگی فوٹو سے نگاہ ہٹا کر میرال کو دیکھنے لگتا ہے۔

جو یکدم ہی اپنے موڈ کو طنزیہ سے شرمندگی میں بدل چکی تھی۔

اس کے چہرے کے تنے ہوئے تاثرات آہستہ آہستہ اب قدرے نرم پڑنے لگے تھے۔میرال کے لہجے کی اداسی کو محسوس کرکے۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میں اعتراف کرتی ہوں اس بات کا کے میں اس دن اپنی عزت کی حفاظت کی خاطر ہی بہادر بننے کے بجائے بزدل بن گئی تھی"۔

اس بات کا اعتراف اس نے اب جاکر کیا تھا۔خود سے بھی اور اس شخص کے سامنے بھی۔

"ہمہ 'سہی کہہ رہی ہو، لیکن اگر عورت ہی اپنے اندر سے بزدلی کا لفظ نکال باہر کر کے،

صرف طاقت اپنے اندر رکھ لے، تو اس دنیا کی کوئی بھی میلی نگاہ رکھنے والا مرد اس کی قہر برساتی نگاہ سے نگاہ نہیں ملا پائے گا"۔

آریان اس کی بات سن کر اسے دھیرے سے کہتے ہوئے۔بزدلی اور طاقت کے بیچ کا فرق سمجھا گیا تھا۔

اس کے کہنے پر میرال بے اختیار اپنی نظریں اٹھا کر اس شخص کو دیکھنے لگی تھی۔

جو اس کی بزدلی پر اس کو مزید شرمندہ کرنے کے بجائے حوصلہ دے رہا تھا۔

اس کی نگاہ اٹھتے ہی آریان اپنی نگاہ کا ارتکاز بدل کر سائڈ ٹیبل پر لگے بجھے ہوئے لیمپ کو دیکھنے لگا تھا۔ پھر کسی انجانے احساس کے تحت وہ بے ارادہ بولتا ہے۔

"اور میں چاہوں گا کے تم بزدل ہر گز بھی نا بنو"۔

لیمپ پر اپنی نگاہ گاڑے وہ بغیر اسے دیکھے بول گیا تھا۔ جب کے دوسری طرف بیٹھی میرال اسی کو دیکھ اور سن رہی تھی۔

اس شخص کی اس بات پر اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھری تھی۔

www.novelsclubb.com

جو آریان کی نظروں میں نا آسکی تھی۔ ابھی چند پل ایسے ہی خاموشی کی نظر گزرے تھے کے میرال کچھ سوچ کر اپنی تصدیق کے لیے پوچھتی ہے۔

"کیاواقعی ان گنڈوں کو پولیس نے پکڑ لیا ہے۔؟؟"

وہ اس سے پوچھ کر اس کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی تھی۔

"ہاں ایسا ہی ہے،اور تبھی مجبوراً مجھے تمھیں لینے آنا پڑا،اگرچہ ایسا نہیں ہوتا تو میں کبھی نا آتا"۔

وہ اس کے سوال پر سنجیدگی سے کہتا صوفے سے کھڑا ہوا تھا۔

میرال کے دل میں ناجانے کیوں ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔جس کو وہ کسی خاطر میں نا لائی تھی۔اور اسے کھڑے ہوتے دیکھ یکدم کہتی ہے۔

www.novelsclubb.com

"اگر مجبوراً ہی آنا پڑا ہے تو نہیں آتے،کیا ضرورت تھی آنے کی؟؟"۔

وہ بھی نارمل لہجے سے کہتے ہوئے کھڑی ہوئی تھی۔

اور بول کر بے وجہ ہی ادھر ادھر نگاہیں دوڑانے لگی تھی۔ جبکہ آریان اسے نہیں بلکہ دیوار پر لگے فوٹو فریم کو دیکھ رہا تھا۔ جس سے میرال یکسر انجان تھی۔

"پولیس والوں کے پاس تمھارا کونٹیکٹ نمبر نہیں تھا صرف اسی لیے، ویل میں تمھارا باہر گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں جلدی سے آجاؤ ہمیں ابھی جانا ہے"۔

فوٹو فریم سے نگاہ ہٹا کر وہ اسے دیکھ کر ہدایت دیتا۔ جلدی سے باہر آنے کا کہنے لگا۔

پھر ایک آخری نگاہ سے دیوار پر لگی تصویر کو دیکھتے ہوئے وہ باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

پیچھے وہ چند پل تک ایک ہی پوزیشن میں کھڑی رہی پھر اپنے سر کو جھٹکتی ہوئی خود بھی اس کے پیچھے باہر کی جانب بڑھی تھی۔

www.novelsclubb.com

آفس کے کیبن میں بیٹھے وہ کہی طرح کی فکروں میں لاحق تھے۔

وہ آج روز کے معمول کے ٹائم سے پہلے ہی آفس آ گئے تھے۔اور اتنی جلدی آکر بھی وہ کوئی بھی کام اب تک سہی سے نہیں کر پائے تھے۔

ان کا دل دماغ تو کل رات کی میرال کی باتوں اور خواب میں ہی اٹکا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

اتنے سالوں سے وہ جس بات کو لے کر اب جا کر مطمئن ہونے لگے تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

توکل کی کہی میرال کی باتوں نے انھیں اب پھر سے بے سکون کرنا شروع کر دیا تھا۔اپنے کیبن کی بڑی سی ٹیبل پر اپنے دونوں ہاتھوں کی کہنیوں کو ٹکائے وہ اپنے سر کو اپنی ہتھیلیوں پر گرائے ہوئے تھے۔

ان کے ذہن کے پردوں پر ماضی کے پنے کسی فلم کی طرح چل کر انھیں بے چین کر رہے تھے۔

ایک ہی پوزیشن میں بیٹھے کافی دیر تک جب وہ خود کو خود کے ذہن میں ابھرتے سوالوں سے مطمئن نہیں کر پائے۔تو وہ یکدم ہی کسی سوچ کے تحت سیدھے ہو بیٹھے تھے۔

پھر اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی ٹیبل کی اوپری دراز کھول کر چند پل کی کوشش کے بعد اس میں سے اپنا موبائل فون بر آمد کر کے ایک نمبر ڈائل کرنے لگے تھے۔

نمبر ڈائل کرتے ہوئے ان کی چہرے پر دوسری طرف سے فون اٹھائے جانے کی بے چینی رقم تھی۔مگر فون تھا کے اٹھائے ہی نہیں جا رہا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شاید ہی اگلا بندہ مصروف تھا۔کافی دیر تک فون نا اٹھائے جانے پر وہ کال کاٹ کر پھر سے کال ملانے لگے تھے۔

اور ایک نظر آفس کے کیبن میں لگی گھڑی کی جانب ٹائم دیکھنے لگے تھے۔

جو دوپہر کے دو بجا رہی تھی۔ابھی وہ ایسے ہی اضطرابی کیفیت میں مبتلا فون نا اٹھائے جانے پر فون کاٹنے ہی لگے تھے۔کے یکدم ہی دوسری طرف سے فون اٹھا لیا گیا تھا۔

اور اس بار ایک مردانہ سی بھاری آواز گونجتی ہوئی اسماعیل ملک صاحب کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔

"ہیلو،کیا ہوا اسماعیل خیریت۔؟؟"

www.novelsclubb.com

دوسری طرف والے کی مصروف سی آواز اس بار اسپیکر پر گونجتی ہے۔

"خیریت ہی تو نہیں ہے احمد میں بہت پریشان ہوں میرال کو لے کر"۔

اسماعیل ملک صاحب کی سنجیدگی میں ڈوبی آواز احمد صاحب نے بغور سنی تھی۔

اور فوری طور پر انھوں نے اپنے سامنے بیٹھے پیشنٹ کو اشارہ کر کے باہر جانے کا کہا تھا۔ جس پر ان کے کلینک کے کمرے میں بیٹھا پیشنٹ کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔

اور پھر وہ پوری توجہ سے اسماعیل ملک صاحب کی بات سننے کے لیے تیار تھے۔

"کیوں کیا ہوا ہماری گڑیا کو۔؟؟"

احمد صاحب نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔

کیوں کے میرال ان کی آنکھوں کے سامنے ہی بڑی ہوئی تھی۔اور وہ انھیں اپنی بیٹی کی طرح ہی عزیز تھی۔ تبھی وہ اپنی بیٹی کے جیسے اسے بھی گڑیا کہتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ایسے بات کرنا مناسب نہیں رہے گا، کیا ہم مل کر بات کر سکتے ہیں۔؟؟"

اسماعیل ملک صاحب احمد صاحب سے مل کر بات کرنا چاہتے تھے۔ تبھی ہی سوالیہ پوچھنے لگے۔

"ہاں'ہاں کیوں نہیں، میں بس دو، چار گھنٹے میں اپنے سارے پیشنٹ نپٹالوں، پھر تمھیں لوکیشن بھیج دیتا ہوں تم تب تک وہاں پہنچ جانا۔"

احمد صاحب ہامی بھرتے ہوئے ملنے کی ساری ترتیب انھیں بتانے لگے۔

جس پر اپنے آفس میں بیٹھے اسماعیل ملک صاحب بھی سر ہلانے لگے تھے۔ پھر ایک دو باتوں کے بعد وہ فون بند کر کے۔

فون کو ٹیبل پر رکھ کر سامنے ٹیبل پر پڑی فائلوں کو کچھ توجہ سے دیکھنے لگے تھے۔

جن کو وہ صبح سے سہی طریقے سے دیکھ نہیں سکے تھے۔

www.novelsclubb.com

گاڑی اسلام آباد کی سڑکوں پر دھیمی رفتار میں گامزن تھی۔ وہ اپنی مخصوص قسم کی خاموشی کے ساتھ گاڑی ڈرائیو کرنے میں مگن دیکھائی دے رہا تھا۔

جبکہ دوسری طرف بیٹھی میرال باہر کے مناظر میں کھوئی ہوئی سی معلوم ہوتی تھی۔

www.novelsclubb.com

باہر کے مناظر میں کھوئے رہنے کے باوجود بھی وہ وقفے وقفے سے نگاہ آریان پر بھی ڈال رہی تھی۔

جو بغیر کوئی بات کریں خاموشی سے گاڑی کو اس کی منزل پر لے جا رہا تھا۔

اسے اس شخص کی خاموش طبیعت ہی ہمیشہ کھلتی تھی کے یہ شخص آخر اتنا خاموش کیوں رہتا ہے۔

کے بس ضرورت کے وقت ہی بات کرتا تھا ورنہ نہیں۔

وہ جو بے پرواہ سا بیٹھا خاموشی سے بس گاڑی ڈرائیو کرنے میں مگن تھا۔

اپنے برابر بیٹھی لڑکی کی بار بار اٹھتی نگاہ کی تپش کو بھی خود پر پڑتے ہوئے محسوس کر رہا تھا۔

جو وہ اس پر ہر تھوڑی دیر کے وقفے کے بعد ڈال رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

مگر بظاہر خود سے کچھ نا بولے۔

وہ نا جانے کیوں وہ اس کے خود سے بولنے کا منتظر تھا۔

ناچاہنے کے باوجود بھی دل یہ خواہش کر رہا تھا کے برابر بیٹھی لڑکی کچھ تو سہی کچھ بھی سہی مگر بات نکالے۔

جبکہ دوسری طرف وہ گاڑی کے باہر کے مناظر کو دیکھتے ساتھ اس شخص کی شخصیت کو پہچاننے کی خود سے کوشش کر رہی تھی۔

مگر جب اس سے یہ کام نا ہو سکا تو وہ اپنی اس الجھن کو دور کرنے کے لیے اس سے سوالیہ پوچھنے لگتی ہے۔

"تم شروع سے ایسے ہو، یا میرے ساتھ ہی اتنے روڈ بن جاتے ہو۔"

اسکا اشارہ صاف صاف اس کی شخصیت میں گھلی سنجیدگی اور بے زاریت کی طرف تھا۔ جو وہ ہر ایک سے قائم رکھتا تھا سوائے محبت کے۔

اس کے سوال پر یکدم ہی گاڑی ڈرائیو کرتے آریان کے لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ ابھری تھی۔

جو وہ فوری طور پر چھپا چکا تھا۔اس کے دل میں سکون سا اترا تھا ایک عجیب سا سکون۔

مگر دوسری طرف شخصیت میں گھلی سنجیدگی آڑے آچکی تھی۔اس لیے وہ اسے دیکھ کر سنجیدہ تاثر سے بولتا ہے۔

"مجھے کسی کی ذات کی وجہ سے خود کو تبدیل کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے، جو میں اندر سے ہوں ویسا ہی باہر سے ہوں۔" آریان صاف گوئی سے اسے دیکھتے ہوئے جتا گیا۔

میرال جو کب سے اسے ہی دیکھ رہی تھی اور اس کے جواب کی منتظر تھی۔

اس کے جواب دینے پر بے اختیار سوالیہ پوچھتی ہے۔

"تو اسکا مطلب تم اپنے بچپن سے ہی ایسے ہو؟؟"۔

انداز نارمل سا تھا۔ مگر آریان کو اس کی یہ بات بری طرح متاثر کرنے کے لیے کافی تھی۔

اس کے لفظوں نے اسے گاڑی میں بیٹھے ہوئے ہونے کے باوجود بھی کہی اور پہچا دیا تھا۔

جو اس کے لیے تکلیف کا باعث تھی۔ اور ابھی وہ کمزور نہیں پڑ سکتا تھا۔

اس لیے اگلے ہی پل اپنی بھوری آنکھوں کو ایک دفعہ سختی سے بھیجتے ہوئے بند کر کے پھر کھول کر وہ بغیر اسے دیکھے بولتا ہے۔

گاڑی ابھی بھی دھیمی رفتار سے چل رہی تھی۔

اس نے گاڑی کو روکا نہیں تھا۔اسکا دائیں ہاتھ مستقل طور پر اسٹیر نگ پر جما تھا۔

جبکہ میرال نے ایک لمحے کے لیے بھی اس شخص سے اب اپنی نگاہ ہٹانا ضروری نہیں سمجھا تھا۔وہ اب پوری توجہ سے آریان کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہی تھی۔

"میں کب سے ایسا ہوں اور کب سے نہیں ہوں یہ باتیں تمھارے جاننے کی ہر گز نہیں ہیں، تو بہتر ہو گا اب اس موضوع پر بات نہیں کرو"۔

وہ کچھ سختی سے کہتا اسے تنبی کر گیا تھا۔اور اپنے دل میں ابھرتی اس سے بے وجہ بات کرنے کی ان چاہی خواہش کو بھی وہ ڈپٹ کر سلا چکا تھا۔

اور پھر بغیر کسی سوچ کو سوچنے کے بجائے گاڑی کو اس کی منزل کے قریب تر لے جانے لگا تھا۔

جبکہ میرال ایک بار پھر گاڑی کے باہر کے منظر کو دیکھنے لگتی ہے۔

بغیر دوبارہ سے کوئی سوال کرے کیونکہ اسے اس شخص کی سخت تنبی سے زیادہ اس کی بھوری آنکھوں میں ہوئی ٹوٹ پھوٹ چونکا رہی تھی۔ جو اس کے پوچھنے پر اس کی آنکھوں میں دھر آئی تھی۔

----

www.novelsclubb.com

قریب دو سے تین گھنٹے لگے تھے انھیں پولیس ٹیشن کی کارروائیوں سے فارغ ہونے میں۔

جہاں آسمان پر چمکتا سورج بھی اب ڈھلنے کو بے تاب تھا۔ وہی دوسری جانب وہ دونوں آپ کو پولیس ٹیشن کے بڑے سے داخلی دروازے سے باہر آتے دیکھائی دے گے جس کے باہر دو پولیس حوالدار تعینات آس پاس سے یکسر غافل آپس میں مہو گفتگو تھے۔

اور ان جیسے اور بھی لوگ اس پولیس ٹیشن کے مرکز میں چلتے پھرتے آپ کو نظر آئے گے۔

وہ دونوں مجبوراً کہی گھنٹے اس پولیس ٹیشن میں گزار کر اب جا کر فارغ ہوئے تھے۔

کام اچھا ہو یا برا، انسان مجرم ہو یا مظلوم، عدالت ہو یا پولیس دونوں ہی اتنا ہی خوار کرواتے ہیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انسان کو جتنا ایک محبوب اپنے عاشق کو۔ خاموشی سے چلتے ہوئے ان دونوں کے قدم پولیس ٹیشن کے داخلی دروازے سے باہر آ کے کچھ دور آ کر تھمے تھے۔

پھر اگلے ہی پل آریان میرال کی جانب مڑا تھا۔ اور اس پر اپنی بھوری نگاہ ڈال کر عام سے لہجے میں کہتا ہے۔

"تم یہاں ٹھہرو میں ابھی آتا ہوں گاڑی لے کر"۔

وہ یہ کہہ کر میرال کے ہاں میں ہلتے سر کو دیکھتے ہوئے وہاں سے جا چکا تھا۔

جبکہ میرال کی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا۔ پھر جیسے ہی وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہوا۔

وہ اپنے بیگ سے موبائل نکال کر ایسے ہی دیکھنے لگتی ہے۔

ہائی پونی ٹیل میں بندھے سیاہ بال تیز ہواؤں کی نسبت ہوا میں جھولنے لگے تھے۔

جبکہ سیاہ آنکھیں موبائل کی اسکرین پر جمی ہوئی تھی۔ جس سے وہ بلکل بے پرواہ بنی موبائل فون میں مکمل غرق دیکھائی دے رہی تھی۔ ابھی چند ہی پل گزرے تھے اسے انتظار کرتے ہوئے۔

کے کوئی تیزی سے اس کے پاس سے گزرتے ہوئے بری طرح اس سے ٹکرایا تھا۔

اور یہ ٹکرا اتنی شدت اختیار لئے ہوئی تھی کے میرال کے ہاتھ سے فون زمین بوس ہوتے ہوتے بچا تھا۔ اور وہ پہلے موبائل کو پھر خود کو سنبھالنے کے بعد غصے کے عالم میں ٹکرانے والے شخص کو پلٹ کر گھور کر دیکھتی ہے۔

اور اپنے مقابل کھڑے اپنا کندھا دباتے شناسا شخص کو دیکھ کر وہ کچھ غلط کہنے سے خود کو باز رکھتی ہے۔

اور بے اختیار بولتی ہے۔

مقابل کھڑے شخص کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا اور وہ بھی اسے دیکھ کر اپنا کندھا دبانا چھوڑ کر اپنے لبوں کو 'او' کی صورت میں ڈھالتا ہے۔

لیکن اس سے پہلے کے اس کے لب کچھ ادا کرتے میرال کے لب بول پڑے۔

"آپ ؟؟۔۔۔۔اور یہاں ؟؟"۔

میرال کے لہجے میں واضح طور پر بے یقینی تھی۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا کے جس نے اس کی جان بچائی تھی۔اس سے اس کی ملاقات پھر سے ہو جائے گی وہ بھی اتنی جلدی۔

یہی کچھ حال شایان کا بھی تھا۔اس کے پوچھنے پر وہ بھی اپنی حیرانی چھپا نہیں پایا تھا۔ تبھی ہی اسے دیکھ کر دو قدم اس کی جانب بڑھ کر اس کی بات کا جواب دے کر پوچھتا ہے۔

www.novelsclubb.com

"جی میں تو پیشے سے وکیل ہوں اس لیے یہاں آ جا سکتا ہوں، مگر آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔؟؟"

اس کا اشارہ صاف لفظوں میں پولیس ٹیشن کی جانب تھا۔ جس کے داخلی دروازے کے سامنے کھڑے ابھی وہ دونوں آپس میں مہو گفتگو تھے۔

"او اچھا' میں تو بس ایک چھوٹے موٹے کام کے سلسلے میں آئی تھی یہاں، ایسا کچھ خاص نہیں ہے جو بتایا جائے۔"

میرال نے اپنے آنے کے مقصد کو بتانا ضروری نہیں سمجھا تھا تبھی ہی عام سے لہجے میں کہتی ہے۔

www.novelsclubb.com

"اچھا ویسے اس دن کے بعد سے آپ پر کسی نے حملہ تو نہیں کیا نا؟؟، اور آپ نے اپنے اوپر ہوئے حملے کی رپورٹ لکھوائی بھی تھی یا نہیں؟؟، کیوں کے ایسے قاتلوں کو کھلے عام نہیں چھوڑا جا سکتا بلکل بھی وہ آپ پر پھر حملا کر سکتا ہے۔"

اس کے کہنے پر شایان کچھ سوچ کر پوچھتا ہے۔

وہ جو اسے جواب دے کر اپنی سیاہ آنکھیں آریان کو تلاش کرنے میں ایسے ہی سرسری دوڑا رہی تھی اس کی اگلی بات پر چونکتی ہوئی اسے دیکھنے لگتی ہے۔

جو منتظر نگاہوں سے اسی کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میں نے تو ایسا کچھ نہیں کیا ابھی تک"۔

میرال غایب دماغی سے جواب دیتی ہے۔ اس کا دماغ اپنے اوپر ہوئے حملے کے حوالے سے سوچنے لگ جاتا ہے۔

جس کو ان دنوں تو وہ یکسر فراموش کر چکی تھی۔

"یہ جانتے ہوئے بھی کے وہ قاتل آپ پر پھر سے وار کر سکتا ہے ؟؟، کیا آپ اسے موقع دے رہی ہیں کے دوسری بار وہ اپنے عمل کو یقینی بنا لے۔؟؟"

شایان بے یقینی سے سوال کرتا ہے۔ اسے عجیب لگا تھا کے یہ امیر گھرانے کی لڑکی اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر بے پرواہ ہو کر گھوم رہی تھی۔ اسے اس وقت اس انجان لڑکی پر سخت غصہ آیا تھا۔

جس کو وہ اپنے لہجے سے چھپا بھی نہیں سکا تھا۔ اس کے سخت لہجے ہر میرال اپنی سوچوں سے باہر نکلتی ہوئی بولتی ہے۔

"ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کے ایسا کچھ نا ہوا اور مجھ پر ہوا حملہ محض بس ایک اتفاق ہو۔"

دل چیخ چیخ کر اس حملے کے اتفاق نا ہونے کی دلیلیں پیش کر رہا تھا اندر ہی اندر۔ مگر وہ تو جیسے اسے اتفاق بنا ہی دینا چاہتی تھی۔

ابھی وہ دونوں آپس میں مہو گفتگو ہی تھے۔کے دوسری سڑک کو پار کرتے ہوئے ایک بلیک کلر کی کرولا کار اس پولیس ٹیشن کے انٹرنس سے داخل ہوتے ہوئے پولیس ٹیشن کے اندر آئی تھی۔اوران دونوں سے تھوڑی ہی دور جاکر رک گئ تھی۔

ابھی گاڑی کے انجن کو بند کر کے وہ گاڑی سے باہر ہی نکلنے لگا تھا کے اس کی نگاہ اٹھی اور ٹھہر سی گئ۔

ٹھیک اسی جگہ پر جہاں میرال کے ساتھ اسے ایک شناسا شخص کھڑا دیکھائی دیا۔

جہاں وہ اسے چھوڑ کر گیا تھا۔پولیس ٹیشن میں پارکنگ نا ہونے کی صورت میں وہ اسے چھوڑ کر اس پولیس ٹیشن سے چند ہی قدموں کی دوری پر واقع پارکنگ سے اپنی گاڑی واپس لینے گیا تھا۔

جہاں آتے ہوئے اس نے اپنی گاڑی پارک کی تھیں۔

گاڑی کو بند کرنے کا ارادہ ترک کرتا وہ اپنی بھوری آنکھوں سے اس منظر کو دیکھ رہا تھا جو اس کی آنکھوں میں چبھن کا احساس پیدا کر رہا تھا۔

مگر اپنی اس چبھن کو بھی وہ نظر انداز کرے مستقل مزاجی سے اسی جگہ پر دیکھ رہا تھا جہاں وہ دونوں کھڑے اس کی موجودگی سے بے خبر تھے۔

"اگر آپ کو ایسا لگتا ہے تو مان لیتے ہیں مگر ایک وکیل ہونے کی حیثیت سے اور اپنی آنکھوں سے اس رات ہوئے آپ پر حملے کو دیکھنے کے بعد میں یہی کہوں گا یہ سب ایک اتفاق نہیں تھا"۔

www.novelsclubb.com

شایان اس کی بات سے بھلا کہا مطمئن ہونے والا تھا۔

اسے تو پہلی نظر میں اس پر ہوا حملہ کہی سے بھی اتفاق نہیں لگا تھا۔ مگر نا جانے کیوں سامنے کھڑی لڑکی اس کی بات کو مان نہیں رہی تھی۔ "آخر کو کیوں؟؟" اس نے یہ بات دل میں سوچی بولی ہر گز نہیں تھی۔

"ہمہ!! میں سوچوں گی اس بارے میں۔ ویل میں آپ کی شکر گزار بھی ہوں آپ نے میری جان جو بچائی تھی اس دن۔ اور میں آپکا شکریہ بھی سہی سے ادا نہیں کر سکی تھی۔"

میرال بات کے موضوع کو بدلنے کے خاطر نارمل سے لہجے میں بولتی ہوئی آخری میں شکریہ بھی ادا کرنے لگتی ہے۔ کیونکہ وہ فلحال اس سب کے بارے میں نہیں سوچنا چاہتی تھی۔ اس لیے وہ یکدم ہی موضوع بدل گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے جیسے آپ کو ٹھیک لگے۔ لیکن شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اس دن میری جگہ کوئی اور بھی ہوتا وہ ایسے ہی آپ کی مدد کرتا جیسے میں نے کی۔"

شایان عام سے لہجے میں کہتا ہے۔اس کی بات پر میرال اثبات میں سر ہلا دیتی ہے پھر اپنی گردن کو ترچھی کر کے آریان کو تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مگر وہ اسے وہاں کہی نظر نہیں آتا۔ابھی وہ اپنی نظریں ادھر اُدھر دوڑا ہی رہی ہوتی ہے کے شایان کچھ سوچ کر باغور اسے دیکھ کر کچھ کہہ کر سوالیہ سا پوچھتا ہے۔

"ناجانے کیوں، مگر میں آپ پر ہوئے حملے کو اتفاق نہیں سمجھتا۔ تو کیا ہم پھر اس موضوع پر بات کر سکتے ہیں کہی مل کر۔ اگر آپ کو اعتراض نا ہو تو؟؟"

وہ ٹھہر ٹھہر کر کہتا جیسے اس سے اجازت طلب کر رہا تھا۔ کیونکہ اسے اب تک میرال پر ہوا حملہ کہی سے بھی اتفاق نہیں لگ رہا تھا۔ اور پیشے سے وکیل ہونے کی حیثیت سے تو ہرگز نہیں۔

اس شخص کی یکدم سے کہی گئی بات پر وہ آریان کو تلاش کرنا بھول کر اپنی گردن کو واپس اس کی طرف موڑ کر اس شخص کو غور سے دیکھنے لگتی ہے۔ پھر گہری سانس اپنے اندر اتارتے ہوئے کچھ سوچ کر اپنے دائیں کندھے پر لٹکے ہوئے بیگ سے کچھ تلاش کرنے لگتی ہے پھر اس میں سے ایک کارڈ برآمد کرتے ہوئے اس پر اپنا فون نمبر اتار کر وہ کارڈ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتی ہے جس کو شایان سہولت سے تھام لیتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اس سارے عرصے میں جو ایک چیز ہوئی تھی۔ وہ میرال کے بیگ سے ایک اور کارڈ کا زمین پر گر جانا تھا۔ جو اس کے جلدی میں بیگ کھولنے کے چکر میں بیگ سے باہر نکلتے ہوئے زمین پر جا گرا تھا۔ اور ان دونوں کی نظروں میں بھی نا آسکا تھا اب تک۔

گاڑی میں بیٹھا ہوا بھوری آنکھوں والا شخص بڑے ہی غور سے اس سارے منظر کو دیکھ رہا تھا۔ اور اسے اب یہ سب ناگوار گزر رہا تھا۔ اس سے اب یہ سب برداشت کرنا مشکل سا ہونے لگا۔ اسی لیے وہ فوری طور پر کار کا دروازہ کھول کر اس میں سے باہر نکلتا ہے اور اپنے قدموں کو تیزی سے ان دونوں کی جانب لے جانے لگتا ہے جہاں وہ دونوں کھڑے باتوں میں مصروف تھے۔

www.novelsclubb.com

"اس پر میں نے اپنا فون نمبر درج کیا ہے۔ آپ جب فارغ ہو تو مجھے اس پر کانٹیکٹ کر لینا ہم مل لیں گے۔" نجانے کیوں کس سوچ کے تحت وہ یہ کر گئی تھی۔

"اوکے میں چلتا ہوں پھر ملاقات ہوتی ہے"۔ شایان کارڈ کو ایک نظر دیکھتے ہوئے عام سے لہجے سے کہتا ہے۔ پھر اسے اپنے سفید کورٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے میرال کی نظروں سے دور ہونے لگتا ہے۔

ابھی وہ ایسے ہی اپنی جگہ پر کھڑی شایان کو اپنی نظروں سے دور ہوتا دیکھ رہی تھی کہ اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے اور وہ پلٹ کر اپنے پیچھے دیکھتی ہے جہاں آریان کھڑا اسے باغور دیکھ نہیں بلکے گھور رہا تھا۔ میرال کچھ کہنے کے ارادے سے ابھی اپنے لب کھولتی ہے کہ آریان ایک نظر پولیس ٹیشن کے اس داخلی دروازے کو دیکھ کر پوچھتا ہے جہاں سے اسی وقت شایان پولیس ٹیشن کے اندر کی جانب بڑھتا ہے۔

"میرے خیال سے غلطی سے اس سے جان پہچان نکل آئی تھیں تمھاری۔ تبھی اس سے اتنی باتیں ہو رہی تھی!!" آریان خود پر ضبط کرتا اپنی نگاہ کا ارتکاز بدل کر سنجیدہ تاثر سے کہتا ہے۔ اب کے بھوری آنکھیں پولیس ٹیشن کے داخلی دروازے کو دیکھنے کے بجائے میرال پر ٹک گئی تھی۔

"جان پہچان والے لوگوں کے ساتھ سڑک پر کھڑے ہو کر باتیں کون کرتا ہے بھلا، ان کے ساتھ تو کیفے میں بیٹھ کر گپے لگائے جاتے ہیں"۔ وہ اس کی بات پر بظاہر تو نارمل لیکن لفظوں کو چبا چبا کر بولی تھی۔ اسے ذرہ پسند نا آیا تھا اس کے منہ سے یہ بات سننا۔ سیاہ آنکھیں بھی بھوری آنکھوں پر ٹکی تھی۔

"تو پھر کیفے ہی چلے جانا تھانا۔ کیوں نہیں گئی۔" میرال کے کہنے پر وہ بھی دوبدو سرد لہجے سے کہہ گیا۔ اور اسے وہی چھوڑ کر پلٹ کر گاڑی کی طرف بڑھنے لگتا ہے اسے سخت ناگوار گزرا تھا شایان کا میرال کے ساتھ کھڑے ہو کر باتیں کرنا۔ میرال بھی اسے جاتے ہوئے دیکھ ایک گہری و سرد سانس اپنے اندر اتارتے ہوئے سر کو جنبش دیتی ہے پھر اسی کی پیروی کرتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھتی ہے اور چند ہی پل بعد آگے پیچھے چلتے ہوئے وہ دونوں گاڑی کے قریب پہنچ کر اس میں سوار ہو جاتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

****

****

پولیس ٹیشن کے اے ایس پی زمان کے کیبن میں موجود وہ اس وقت اس کیبن میں لگی مخصوص ٹیبل کی مہمان کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھا تھا۔اپنے سامنے رکھی ٹیبل پر ٹشو باکس میں سے وہ چند ٹشو نکال کر اس سے گلاب بنانے کے ساتھ ساتھ زمان کا انتظار بھی کر رہا تھا۔اور زمان تھا کے آکر نہیں دے رہا تھا۔ابھی وہ ٹشو کے گلاب بنانے کے آخری مرحلے میں ہی تھا کے بڑے سے کیبن کا لکڑی کا دروازہ کھول کر اچھے قد کاٹھ اور بھری بھری جسامت والا زمان کیبن میں داخل ہوا۔اور

www.novelsclubb.com

چند قدموں کا فاصلہ مٹاتے ہوئے میٹھی سی مسکراہٹ شایان کی طرف اچھال کر سربراہی کرسی کو سنبھالتے ہوئے پوچھنے لگتا ہے۔

"بڑے دن بعد آئے ہو ملنے! تمھیں تو باہر سے آئے ہوئے بھی کافی دن گزر گئے ہیں۔ پھر اتنی تاخیر سے کیوں آنا ہوا؟"

زمان کے لہجے سے واضح طور پر شکوہ جھلک رہا تھا۔ اسے ناگوار گزرا تھا شایان کا اتنی دیر سے اس سے ملنے آنا۔ کیونکہ وہ اپنے واحد دوست سے ملنے کے لیے کب سے منتظر تھا۔ اور شایان تھا کے پاکستان آنے کے بعد بھی اتنی لیٹ ملنے آیا تھا اس سے۔ اس لیے لہجے میں شکوہ تو بنتا تھا۔

"کیا بتاؤں یار بس کچھ مصروفیت ہی ایسی تھی۔ میں کیا کرتا۔ جیسے ہی فارغ ہوا ہوں ویسے ہی تجھ سے ملنے آیا ہوں۔"

وہ ہاتھ میں پکڑے آدھے بنے گلاب کو زمان کی جانب بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔ زمان کے شکوے پر اسے بھی شرمندگی ہو رہی تھی۔ مگر وہ لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے ہی بولا تھا۔

"تو نے ہمیشہ ایسے ہی ٹالنا ہوتا ہے، اچھا چل بعد میں سن لونگا تیرے یہ مصروفیت کے پنگے۔ پہلے یہ بتا چائے پیے گا یا کافی؟" زمان اس کے ہاتھ سے گلاب لیتا ہوا رسیور اٹھاتے ہوئے پوچھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"کافی۔" شایان جواب دے کر مسکراتے ہوئے جیب سے موبائل نکال کر چیک کرنے لگا تھا جہاں ابھی تک عنایہ کے نام کی کوئی نوٹیفیکیشن اسے موصول نہیں ہوئی تھی۔اور زمان کان سے رسیور لگائے کافی کا آڈر دینے لگا تھا تبھی ہی ایک کانسٹیبل لکڑی کے دروازے کو پار کرتے ہوئے اندر آیا۔اس نے اپنے ہاتھوں میں دو تین موٹی موٹی فائلز تھام رکھی تھی۔اور وہ زمان کو پکارتے ہوئے کہتا ہے۔

"سر یہ بہت پرانے کیسوں کی فائلز ہیں۔جو بغیر کسی کروائی کے بند کروادیے گئے تھے۔ان کی فائلز کا کیا کرنا ہے؟ کیوں کے اوپر سے آڈر ہے کے پرانے کیسوں کو خارج کردیا جائے۔"

www.novelsclubb.com

وہ کانسٹیبل ان فائلوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اپنے سر کو دیکھ کر بتانے کے ساتھ ساتھ سوال کرنے لگا تھا۔موبائل سے نگاہ ہٹاتے ہوئے شایان نے ناچاہتے

ہوئے بھی کانسٹیبل کی بات کو باغور سنا پھر واپس سے موبائل پر نگاہیں مرکوز کرلیتا ہے۔

"ٹھیک ہے انھیں یہی رکھ دو میں ایک دو دن تک انھیں پڑھ کر تمھیں دے دونگا پھر تم انھیں خارج کر دینا۔" زمان رسیور کو واپس سے کریڈل پر ڈال کر ایک نظر ان فائلوں کی جانب دیکھ کر کچھ سوچ کر اس کانسٹیبل کو حکم دیتا ہے۔ وہ کانسٹیبل اس کی حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ان فائلوں کو اس کی ٹیبل پر رکھ کر چلا جاتا ہے۔ جب کے زمان ان فائلوں کو جائزہ لیتی نگاہ سے کھول کر دیکھنے لگتا ہے۔ شایان سرسری سا زمان کو ان فائلوں میں الجھے دیکھ کرسی کو آگے پیچھے کر کے جھولانے لگتا یے۔ اسے شدت سے عنایہ کے کسی میسج کا انتظار تھا۔

www.novelsclubb.com

"کتنے بے بس ہوتے ہونگے وہ لوگ جو کیس کرتے ہیں اپنے پیاروں کو انصاف دلانے کے خاطر،تاکہ انھیں انصاف ملے، لیکن پھر کسی مجبوری کے تحت وہ کیس بند کروادیتے ہیں،اور مجرم کھلے عام پھرتے ہیں۔"زمان نے ان فائلوں میں سے ایک کو دیکھتے ہوئے تبصرہ کیا۔اس کے لہجے میں افسوس تھا۔اس کے بے وقت تبصرے پر شایان سیدھا ہو بیٹھا۔ہاتھ میں پکڑے موبائل کو پھر سے جیب میں ڈال کر وہ اب مکمل طور پر زمان کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا مطلب، کیا آج بھی ایسا ہوتا ہے؟؟"وہ ناسمجھی سے پوچھ بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

"ہوتا ہے، ایسا ہی تو ہوتا ہے، دیکھ یہ ساری فائلیں ایسے ہی تو کیسوں سے بھری ہوئیں ہیں، جن کے کیس عدالت میں جانے سے پہلے ہی بند کروا دیے جاتے ہیں۔"زمان صاف گوئی سے بولتے ہوئے آخر میں تاسف کا اظہار کرنے لگا۔اس

کی بات کو باغور سنتے شایان نے ہاتھ بڑھا کر ان میں سے ایک فائل کو اٹھایا پھر اسے کھول کر بے وجہ ہی دیکھنے لگا۔ پھر جیسے کسی سوچ کے تحت کہتا ہے۔

"کیا میں ان فائلوں کو گھر لے کے جا سکتا ہوں؟ کیونکہ میں انھیں تفصیل سے پڑھنا چاہتا ہوں، ویسے بھی آج کل کرنے کو کچھ نہیں ہے جب تک کوئی کیس ہاتھ نہیں آتا تو۔۔۔۔"

شایان نے سنجیدگی سے اسے دیکھ کر جیسے اجازت چاہی۔

"ٹھیک ہے، لیکن پھر کچھ ٹائم بعد واپس لے آنا، کیونکہ پھر مجھے انھیں کیسوں کو خارج بھی کروانا ہوگا۔" زمان نے بلا تحمل جواب دیا۔ وہ فقط سر ہلا گیا۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد کچھ دیر تک وہ دونوں آپسی گفتگو کرتے رہے۔ پھر شایان زمان سے اجازت لیتے ہوئے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا پھر ٹیبل پر رکھی فائلوں کے پلندے کو اٹھاتے ہوئے رسمی علیک سلیک کے بعد زمان کے کیبن سے باہر نکل گیا۔ ابھی وہ پولیس ٹیشن کے داخلی حصے سے باہر ہی آیا تھا کے اس کے قدموں کے نیچے انجانی سی چیز آئی جس کی وجہ سے وہ ٹھہر سا گیا اور رک کر نیچے زمین کی جانب دیکھنے لگا۔

پھر اپنا ایک قدم پیچھے کو لیا اور اپنی نگاہوں کو زمین پر جما گیا۔ جہاں نیچے پولیس ٹیشن کی پتھریلی روش پر اسے ایک کارڈ پڑا ہوا دیکھائی دیا۔ تھوڑا سا جھک کر نا چاہتے ہوئے بھی اس نے اپنا دایاں ہاتھ بڑھا کر اس کارڈ کو اپنی گرفت میں لیا پھر نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔ جو کسی کا سی این آئی سی معلوم ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

دوسرے ہاتھ میں فائلوں کو تھامے وہ سی این آئی سی ہر باغور اس انسان کا نام پڑھنے لگا۔ پھر اس انسان کا نام پڑھ کر اسے تھوڑی دیر پہلے والی میرال سے اپنی یہاں ہوئی ملاقات یاد آئی۔ اور پھر وہ اگلے ہی پل کچھ سوچ کر اس کے سی این آئی سی کو اپنی پینٹ جیب میں اڑستے ہوئے اس پولیس ٹیشن سے اپنے قدموں کو باہر کی طرف بڑھانے لگتا ہے۔

****

www.novelsclubb.com

******

گاڑی اسلام آباد کی سر مئی سڑکوں پر رواد وا تھیں۔ گاڑی میں بیٹھا وجود ایک اجنبیت کا لبادہ اوڑھے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔ جبکہ برابر میں بیٹھی میرال سرسری سی نگاہ سے اسے گاڑی ڈرائیو کرتے دیکھ رہی تھیں۔ اسے تو کوئی ضرورت نہیں تھی اس خاموش طبیعت انسان سے بات کرنے کی۔ لیکن اس کی خاموشی اسے ایک طرح سے اندر ہی اندر الجھا بھی رہی تھی اور وہ یہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کے اس شخص کو آخر اتنا غصہ کیوں آیا تھا وجہ۔

کافی دیر ایسے ہی خاموشی سے بیٹھی وہ بے وجہ ہی یکدم اپنا موبائل نکال کر دیکھنے لگی۔ اس کی لاپرواہی گاڑی ڈرائیو کرتے آریان کو اندر کہی سلگا رہی تھیں۔ لیکن بظاہر وہ خود بھی پوری توجہ سے لاپروا بنا بیٹھا گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔ مگر جب اپنے

برابر بیٹھی لڑکی کو خاموش دیکھا جواب اسے نظرانداز کرتے ہوئے موبائل دیکھنے لگی تھی۔ تو وہ خود کو اسے کچھ بھی کہنے سے باز نا رکھ سکا۔

"جو اجنبی ہوا کرے اس سے مت ملا کرو۔" لہجہ تنبی کرنے والا تھا۔ وہ چاہنے کے باوجود بھی اپنے لہجے پر سرد پن نا لا سکا۔ لیکن چہرے کے تنے ہوئے تاثرات اس کے غصے میں ہونے کی نشاندھی کر رہے تھے۔

"کس حیثیت یا رشتے سے مجھے یہ تلقین کی جارہی ہے!" موبائل سے نگاہیں ہٹا کر وہ کہہ کر اسے دیکھنے لگی۔ وہ بات تو اس سے کر رہا تھا لیکن نظریں سامنے سڑک پر جمی تھیں اور دونوں ہاتھ اسٹیرنگ کے گرد تھے۔ اس کے پوچھنے پر آریان نے ایک سرسری سی نگاہ سے اسے دیکھا لیکن جواب کچھ نا دے سکا۔ پھر اگلے ہی پل

اپنی نظریں واپس سامنے کے منظر پر مرکوز کرلی جہاں سڑک پر مختلف قسم کی گاڑیاں بھاگتی دوڑتی نظر آرہی تھیں۔

نجانے کیوں دل آمادہ ہی نہیں تھا سامنے بیٹھی لڑکی کی حیثیت اسے بتانے کے لیے۔ یا ابھی خود وہ اپنے دل میں چھپے بھید کو جان نا سکا تھا۔ میرال جو منتظر نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ اور اس سے اب کسی جواب کی توقع کر رہی تھیں۔ لیکن اس کی طرف سے کوئی جواب نا پاکر چند پل یونہی ٹھہر کر پھر سے موبائل کی اسکرین کو دیکھنے لگتی ہے۔ پھر جیسے خود سے کچھ سوچ کر گاڑی میں چھائی خاموشی کو خود سے توڑنے کی غرض سے موبائل کو بند کرتے ہوئے کہتی ہے۔

www.novelsclubb.com

"میں بس اس سے ایکسیڈینٹلی طور پر ملی تھیں، اور آج جب ملاقات ہوئی تو بس اس کا شکریہ ادا کر رہی تھی پیچھلی دفعہ کے لیے، پرسنلی ہماری کوئی جان پہچان نہیں ہے۔" وہ صاف گوئی سے اسے دھیمے لہجے سے اسے بتانے لگتی ہے۔

"لیکن کیا، تم اسے جانتے ہو؟" وہ متجسس نگاہوں سے اسے بتا کر سوالیہ نظروں سے پوچھ بیٹھی۔ اس کی گہری سیاہ آنکھیں آریان کے وجود پر ٹکی تھی۔ جس سے گاڑی ڈرائیو کرتا وہ شخص بے خبر ہرگز نا تھا۔

"میرے اسکول کے کلاس فیلو کا بھائی ہے وہ۔" آریان نے بغیر سرمی سڑکوں سے نگاہیں ہٹائے اسے بتانا ضروری سمجھا۔ اسے اگر میرال کا بتانا پسند نہیں آیا تھا۔ تو برا بھی ہرگز نہیں لگا تھا۔ اندر کہی سکون سا اترنے لگا تھا اس کے تفصیل سے خود سے بتانے پر۔ یکدم ہی چہرے کا سرد پن دھیرے دھیرے زائل ہونے لگا۔

"او'تو تم دونوں کی جان پہچان ہے۔" میرال نے جانچتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے لقمہ دیا۔

"کہہ سکتے ہیں۔" وہ اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا۔ میرال نے فقط سر ہلانے پر اکتفا کیا اور پھر آریان کی جانب سے خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے اپنی نظروں کا ارتکاز بدل کر باہر کے مناظر کو دیکھنے لگی۔ آریان نے ایک اچٹتی سی نگاہ سے اسے دیکھا جو اب گاڑی کے باہر کے مناظر میں کھوئی ہوئی سی معلوم ہو رہی تھیں۔ پھر جیسے کچھ سوچ کر سنجیدگی سے لفظوں کو ترتیب دیتا ہوا گویا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"میں پھر سے کہہ رہا ہوں، اور تمھاری سیفٹی کے لیے ہی کہہ رہا ہوں کہ انجان لوگوں سے دور رہا کرو، اتنی جلدی کسی پر بھی اعتبار نہیں کرتے۔"

اس نے ایک سرسری سے نگاہ اس کے وجود پر ڈالتے ہوئے کہا۔ لہجہ حد درجے سنجیدہ تھا وہ سنجیدگی جو بس اسی کی ذات کا خاصہ ہوا کرتی تھی۔ اس شخص کی جانب سے یکدم سے ابھرنے والی آواز پر میرال رخ موڑ کر اس کی جانب دیکھنے لگتی ہے جو کہتے ہوئے اپنی بات اسے سمجھاتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کیا سچ میں ؟ اگر اس نظریے سے دیکھا جائے تو پھر انجان تو تم بھی ہو میرے لیے !!" اس کی بات کو بغور سنتے ہوئے وہ اپنے برابر بیٹھے ہوئے شخص کی بات کے اختتام میں سنجیدہ تاثر سے بولی۔ کے جیسے اپنے برابر بیٹھے شخص کو وہ کچھ جتانا چاہ رہی تھیں۔ میرال کے دوبدو کہنے پر وہ چند پل کچھ کہہ نا سکا پھر اپنی نگاہوں کو واپس سے باہر سڑک کے منظر پر جماتے ہوئے ٹھہرے ہوئے سے لہجے میں گویا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ہم ایک دوسرے سے انجان اب رہے ہی کب ہیں مس ٹینشن، ان دنوں اتنی میٹنگز میں نے نہیں کی ہونگی، جتنی تم سے ملاقاتیں ہوگئی ہیں، کیا اس سب کے بعد بھی ہم انجان رہے ایک دوسرے کے لیے؟؟" وہ کہتے ہوئے پھر سے اپنی نگاہ کا مرکز اسے بناتے ہوئے سوالیہ پوچھنے لگا تھا۔

میرال لاجواب ہوئی سیاہ آنکھیں پل بھر کے لیے بھوری آنکھوں سے ٹکرائی تھی۔ پھر یکدم ہی کسی سحر میں جکڑ جانے کے خوف سے خود کو باز رکھتے ہوئے سیاہ آنکھوں نے بھوری آنکھوں سے، بھوری آنکھوں نے سیاہ آنکھوں سے نظریں چرائی تھیں۔ پل بھر کو گاڑی میں خاموشی چھاگئی تھیں۔ ایک سرد سی خاموشی جو

کسی بھی نفوس کے نا ہونے کا پتا دیتی ہے۔ لیکن پھر اگلے ہی پل اس خاموشی کو سیاہ آنکھوں والی نے اپنی آواز سے تھوڑا تھا۔

"لیکن میں اب دعوے سے کہہ سکتی ہوں، کے آج کے بعد میں تم سے ملنے کی خواہش مند ہرگز نہیں ہوں۔" میرال نے یہ بات دھیمے لہجے سے سنجیدگی سے اسے ایک نظر دیکھتے ہوئے کہی۔ شاید اسے بھی یہ خدشہ ظاہر ہونے لگا تھا جو بھوری آنکھوں والے شخص کو لاحق ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ بھوری آنکھوں والا شخص اس سے ملنے کا روادار نا تھا۔ مگر اب اس کے سوچنے کا انداز یکدم ہی بدل چکا تھا نجانے کیوں۔

www.novelsclubb.com

"اور میں اب یہ دعوا کرتا ہوں کے چاہنے کے باوجود بھی میں اب، اپنے پیچھلے فیصلے پر قائم نہیں رہ سکتا، جو میں نے خود سے کیا تھا۔" اس کے حتمی انداز پر وہ یہ بات بس

دل میں سوچ سکا لبوں سے ادا نا کر سکا۔ لیکن جب برابر بیٹھی میرال کو اپنا منتظر پایا تو سنبھل کر بولنے لگتا ہے۔

"لیکن میں اپنے پیچھلے فیصلے پر شرمندہ ہوں، اور میں اب ایسی کسی بھی حماقت کا یا خواہش کا پابند نہیں ہوں۔" لہجہ حد درجے سنجیدگی اور پختگی لیے ہوئے تھا۔
میرال کی بات کا تو جیسے اس پر کوئی اثر ہی نہیں ہوا تھا۔ وہ تو جیسے اب سب کچھ خود سے طے کر بیٹھا تھا۔

اپنی طرف سے کی گئی بات پر وہ آریان کا ردعمل جان کر وہ قدرے حیران ہوئی تھی ۔کیونکہ وہ اب تک اس شخص کے منہ سے بس یہی سنتی آئی تھیں کے وہ اس سے اب ملنے کا روادار نہیں ہے۔ لیکن جب آج اس نے خود سے یہ بات کہی۔ تو اس کا جواب اس کی سوچ کے برعکس اس کو ملا تھا۔ وہ الجھی ہوئی سی بغور اسے دیکھنے لگتی

ہے۔ پھر چند پل اسے یونہی ناسمجھی سے دیکھتے رہنے کے بعد پھر جیسے بات بدل دینے کی غرض سے اپنی نگاہ کا ارتکاز بدل کر کہنے لگتی ہے۔

"ہماری جتنی بھی ملاقاتیں ہو گئی ہیں، اور قسمت بہت بار ہمیں ایک دوسرے کے سامنے بھی لائی ہے نا جانے کیوں! لیکن میری اب سے یہی کوشش ہو گی کے تم میری اور میں تمھاری زندگی سے دور رہے تاکہ۔۔۔" وہ قدرے ٹھہر ٹھہر کر بولتی جا رہی تھی۔ اور ابھی آگے بھی کچھ کہنے والی تھی کے آریان نے بغیر اسے دیکھے اس کی بات کو سنتے ہوئے بیچ میں ہی اس کی بات کاٹی۔

www.novelsclubb.com

"اب ایسا ناممکن ہے، ذہن نشین کر لو۔" وہ قدرے دھیمے لہجے سے بولا تھا۔

"کیوں ناممکن ہے؟؟"میرال نے اپنی سیاہ آنکھیں یکدم ہی ہنوز اس کے وجود پر جما سی لی۔جو پورے اطمینان سے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔لہجے میں اب پہلے والا سرد پن بھی نا رہا تھا۔اور گاڑی اب اسلام آباد کی مختلف سڑکوں سے گزرتے ہوئے ڈیفینس کالونی کی طرف بڑھنے لگی تھی۔

"پتا نہیں، لیکن تمھیں یہ وقت بتادے گا۔" وہ سنجیدہ تاثر سے کہہ کر اپنی طرف سے بات ختم کر چکا تھا۔وہ بے وجہ اسے دیکھنے سے بھی گریز کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ جب جب اپنی سیاہ آنکھیں اس کے وجود پر ٹکا دیتی وہ اپنی نگاہیں گلاس وال سے جھانکتے باہر کے منظر اور سرمی سڑکوں کی جانب گامزن کر لیتا اس ڈر سے کے کہی

اس کی نگاہ کی چوری پکڑ نالی جائے۔کے کہی اس کے دل میں چھپا بھید جس سے وہ خود اب تک آشنا نہیں ہوا تھا کسی دوسرے پر واضح نا ہو جائے۔

اس کے یک لفظی جواب پر اب کی بار میرال کچھ بول نا سکی اور خاموش ہوتی نا سمجھی کے تاثرات اپنے چہرے پر لیے وہ ایک بار پھر ہاتھ میں پکڑے موبائل کو دیکھنے لگی تھی۔اسکا مطلب صاف تھا کے اب وہ بھی کچھ بات کرے کی روادار نہیں ہے۔
اس کو خاموش اور موبائل میں مصروف ہوتا دیکھ آریان نے ایک سرسری سی نگاہ سے اسے دیکھا تھا پھر مخصوص انداز میں ڈرائیونگ کرتے ہوئے کچھ دیر بعد گاڑی کو قصر اسماعیل کے نزدیک لے جا کر روکا تھا۔

www.novelsclubb.com

گاڑی کے یکدم سے رک جانے پر اس نے ایک نظر گلاس وال سے باہر جھانک کر قصر اسماعیل پر نگاہ ڈالی تھی پھر آگلے ہی پل اپنا بیگ کندھے پر ڈالتے ہوئے اجلت میں گاڑی سے باہر نکلی تھی۔اور بغیر اس کی طرف دیکھے، کچھ کہے بغیر قصر اسماعیل کی طرف اپنے قدموں کو بڑھانے لگی تھی۔ جبکہ دوسری طرف وہ اسے جاتا ہوا دیکھتا ہی رہ گیا۔

اس کی بھوری آنکھوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔ پھر جیسے ہی وہ داخلی دروازے سے اندر بڑھ گئی۔ آریان نے گاڑی اسٹارٹ کر کے ایک جانچتی نگاہ سے قصر اسماعیل کو دیکھا تھا لیکن پھر اگلے ہی پل گاڑی کو اس سڑک سے دور لے جانے لگا۔

یہ منظر شام کے وقت ایک ریسٹورنٹ کے اندر کا تھا۔ جہاں اس وقت وہ اس ریسٹورنٹ کی کونر والی ٹیبل پر بیٹھے اپنے دوست احمد کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔ ویٹر کہی بار آ کر ان سے آوڈر لینے آ چکا مگر ہر بار وہ اسے سہولت سے انکار کر کے بھیج چکے تھے۔ کیونکہ وہ یہاں کچھ کھانے کی نیت سے نہیں آئے تھے۔

www.novelsclubb.com

بلکہ اپنے دوست ڈاکٹر احمد سے ملنے آئے تھے۔ وہ پیچھلے ایک گھنٹے سے احمد کا انتظار کر رہے تھے۔ مگر وہ تھے کے اپنے بتائے وقت کے مطابق یہاں نہیں پہنچے تھے۔

اور ان سے بھی پہلے وہ یہاں پہنچ چکے تھے۔ آفس سے وہ سیدھا احمد کے بتائے ریسٹورنٹ میں آئے تھے۔

تاکہ ان سے بات کر سکے اور اپنی پریشانی کا کوئی حل نکال سکے۔ ابھی وہ ایسے ہی اضطرابی کیفیت میں بیٹھے تھے کے اس چھوٹے سے ریسٹورینٹ کے مین انٹیرنس سے احمد صاحب اجلت میں اس ریسٹورینٹ کے اندرونی حصے میں داخل ہوئے۔

اور یہاں وہاں متلاشی نگاہوں سے اسماعیل ملک صاحب کو تلاشتے ہوئے کونر والی ٹیبل کی جانب بڑھے جہاں اسماعیل ملک صاحب ان کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

یہ ریسٹورینٹ زیادہ بڑھا نہیں تھا اور رنگ وروغن کے ساتھ ساتھ یہاں کا فرنیچر بھی خاصہ پرانا سا معلوم ہوتا تھا۔اس لیے اسلام آباد جیسے شہر میں اس ریسٹورینٹ کو بہت کم ہی شہری ترجیح دیتے تھے۔ خصوصی طور پر وہ ہی لوگ ترجیح دیتے تھے۔جو مڈل کلاس سے تعلق رکھتے تھے۔

اور احمد صاحب بھی ایسی ہی کلاس سے تعلق رکھنے والوں میں سے جانے جاتے تھے۔لیکن ان کے مڈل کلاس ہونے کے باوجود بھی اسماعیل ملک صاحب اور ان کی دوستی میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

اسماعیل ملک صاحب اور وہ اسکول کے زمانے سے ساتھ تھے۔اسکول اور کالج کے بعد احمد صاحب نے میڈیکل کالج کا انتخاب کیا جبکہ اسماعیل ملک نے بزنس کی پڑھائی کو ترجیح دی کیونکہ انھیں میڈیکل سے کچھ خاص دلچسپی نہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

لیکن مختلف شعبوں کے انتخاب کے باوجود بھی ان کی دوستی آج تک قائم ودائم تھیں۔اور اس سب میں سب سے بڑا ہاتھ وقت کا تھا جس نے آج تک ان دونوں کو ایک دوسرے سے جوڑا ہوا تھا۔

چند قدموں کا فاصلہ مٹاتے ہوئے احمد صاحب کونر والی ٹیبل کے نزدیک پہنچ کر اسماعیل ملک صاحب کے سامنے والی کرسی سنبھال چکے تھے۔

اسماعیل ملک صاحب جو بے چینی اور اضطرابی کیفیت میں مبتلا بار بار پہلو بدلتے ہوئے منتظر نگاہوں سے اس ریسٹورنٹ کے داخلی سمت کی جانب دیکھ رہے تھے۔

یکدم ہی وہاں سے آتے احمد صاحب کو دیکھ کر قدرے پر سکون ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"معذرت خواہ ہوں یار، پیشنٹس کو دیکھتے دیکھتے ٹائم کا پتا ہی نہیں چلا، تجھے بہت زیادہ انتظار کرنا پڑھ گیا۔"

سامنے والی کرسی پر براجمان ہوتے ہوئے وہ خاصے شرمندہ سے دیکھائی دیے اسماعیل ملک صاحب کو۔

"کوئی بات نہیں، فلحال ابھی اس سب سے سے بھی زیادہ اہم کچھ اور ہے میرے لیے۔"

اسماعیل ملک صاحب ان کے معذرت خواہ انداز کو یکسر نظرانداز کرتے ہوئے جوابی پریشان زدہ سا بولے۔ کیونکہ ابھی ہر فرد اور ہر چیز سے بھی زیادہ ضروری ان کے لیے میرال تھیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ان کے کہنے پر احمد صاحب بات کی نوعیت کو سمجھتے ہوئے سیدھا ہو بیٹھے۔اور مکمل طور پر ان کی جانب متوجہ ہو کر سوالیہ پوچھنے لگے۔

"اب بتاؤ کیا ہوا ہماری گڑیا کو؟اور کون سی بات تمھیں اس قدر پریشان کر رہی ہے۔"

ان کے فکر مندی سے استفسار کرنے پر چند پل تک تو اسماعیل ملک صاحب انھیں بس دیکھ کر ہی رہ گئے۔پھر جیسے لفظوں کو ترتیب دیتے ہوئے ٹھہرے ہوئے لہجے میں انھیں دیکھ کر گویا ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"کچھ تو، کہیں تو، غلط ہو رہا ہے احمد، میرال کے خواب شاید اب اس پر واضح ہونے لگے ہیں،اس کی باتوں میں اب پہلے جیسی ناپختگی نہیں نظر آتی مجھے، بلکہ اب تو اس کا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لہجہ پختگی لیے ہوئے ہوتا ہے، وہ اپنے خوابوں کو محض اب خواب نہیں مانتی، وہ صاف لفظوں میں اسے حقیقت کہنے لگی ہے۔"

وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں پریشان زدہ سا بولتے ہوئے احمد صاحب کو بھی پریشان کر گئے تھے۔ تبھی ہی احمد صاحب بھی ان کی طرح متفکر نظر آنے لگے۔

"یہ کیسے ممکن ہے آخر؟ اتنے سالوں میں جو ممکن نہیں ہوا، وہ اب کیسے ممکن ہو سکتا ہے اسماعیل!"

احمد صاحب نا سمجھی سے پوچھ بیٹھے۔ وہ خود اب اسماعیل ملک صاحب کی طرح اس بات کو سن کر پریشان ہو گئے تھے۔ اور ان کی یہ پریشانی بجا بھی تھیں۔ آخر کو وہ بھی تو ماضی کے کسی پنے کا حصہ تھے۔ اور آج بھی ماضی میں ہوئے راز کے گواہ۔

www.novelsclubb.com

"نجانے کیسے میں خود بہت پریشان ہوں اس بات کو سوچ، سوچ کر احمد، اور کل رات سے اب تک اسی بے سکونی کا شکار رہا ہوں، مجھے سمجھ نہیں آتا آخر یہ ماضی میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ دیتا۔"

وہ جوابی ٹھہرے ہوئے لہجے میں بتاتے ہوئے قدرے غصے سے دبی دبی آواز میں چیخے۔اس خوف سے کے کہی آس پاس بیٹھے موجود لوگ سن نالیں۔احمد صاحب نے تسلی کے لیے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ کے اوپر رکھا۔پھر ان کی دلی تسلی کے خاطر تسلی بخش لہجے میں بولے تھے۔

www.novelsclubb.com

"جذبات سے نہیں ہوش سے کام لینے کا وقت ہے اسماعیل، یہ وقت پریشان ہونے کے بجائے اس پریشانی سے نجات پانے کا وقت ہے۔"

ان کے مطمئن انداز پر اسماعیل ملک پر سکون ہوتے ہوئے ہامی بھرنے لگے۔ان کے نزدیک انھیں اب محسوس ہونے لگا تھا کے وہ واقعی جذباتی پن کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔اور یہی جذباتی پن انھیں واقعی کسی مشکل سے دوچار کر سکتا تھا۔

ان کو پر سکون دیکھ احمد صاحب اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ پر سے ہٹاتے ہوئے کچھ سوچ کر پھر سے سنجیدہ تاثر سے گویا ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"ہمیں سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے، کے میرال کا اپنے خوابوں کو لے کر یقینی انداز، آخر کیوں یقینی بنا، وہ کیسے اتنے یقین سے کہہ سکتی ہے کے اس کے خواب

محض خواب نہیں، حقیقت ہیں، جبکہ وہ سب جو ماضی میں ہوا وہ سب تو اب اس کی یاداشت کا حصہ ہے ہی نہیں۔"

احمد صاحب تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسماعیل ملک سے کہنے لگے۔

"ہمہ 'ٹھیک کہہ رہے ہو تم، لیکن ہم یہ بات جانے گے کیسے ؟ کیونکہ اتنا تو میں جانتا ہوں وہ اتنی آسانی سے ہمیں بتائے گی نہیں، آخر کو اپنی بیٹی سے میں باخوبی واقف ہوں۔"

وہ سنجیدہ تاثرات سے احمد صاحب کو آگاہ کرنے لگتے ہیں۔ جس سے احمد صاحب خود بھی انجان نا تھے۔ وہ بھی بخوبی واقف تھے میرال کی شخصیت سے کے وہ پوچھنے پر ہر گز بھی صاف گوئی کا مظاہرہ نہیں کرے گی۔ اس لیے اس بات کو کیسے جاننا ہے

وہ اس کے لیے ایک ترغیب سوچنے لگے۔ تاکہ حقیقت سے آشنا ہو سکے۔ دوسری طرف بیٹھے اسماعیل ملک صاحب بھی متوجہ نظروں سے انھیں دیکھ رہے تھے۔

"ایک ترغیب نظر آتی ہے مجھے جس سے ہم یہ بات جان سکتے ہیں، کے میرال اپنے خوابوں کو حقیقت کا نام کیوں دینے لگی ہے۔"

کافی دیر کی سوچ بچار کے بعد وہ ٹھہرے ہوئے لہجے سے بولے تھے۔ اسماعیل ملک صاحب جوان کے بولنے کا اور کچھ سوچ لینے کے انتظار میں تھے۔ بے اختیار انھیں دیکھتے ہوئے دو بدو پوچھنے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

"وہ کیا؟؟"

ان کے جوابی استفسار کرنے پر احمد صاحب تھوڑی رازداری سے ان کی طرف جھکتے ہوئے انھیں بتانے لگے۔ جس کو پوری دل جمی سے اسماعیل ملک صاحب سنے لگے۔

دونوں دوستوں کے درمیان رازدارانہ گفتگو ہونے لگی تھیں۔ احمد صاحب کے مشورے اسماعیل ملک صاحب کو مفید لگنے لگے تھے۔

اوراب کی بار اسماعیل ملک صاحب قدرے پر سکون نظر آنے لگے۔ شاید ہی احمد صاحب کی باتیں انھیں پر سکون کر رہی تھیں۔

ان کی آپسی گفتگو ابھی چل ہی رہی تھی کے وہ ویٹر جو پہلے بھی کہی دفعہ اس ٹیبل پر آچکا تھا اور اسماعیل ملک نے اسے کچھ آڈر نہیں دیا تھا۔

وہ اب کی دفعہ اس ٹیبل پر بیٹھے دوسرے شخص کو دیکھ کر پھر سے آڈر لینے اس ٹیبل کی جانب چلا آیا تھا آخر کو یہ اسکا کام جو تھا۔ جو اسے ہر حال میں کرنا تھا۔

باتوں کے درمیان میں ہی احمد صاحب نے اسے آڈر لکھوایا تھا جس کو اس نے بڑی ہی فرتی کے ساتھ ہاتھ میں پکڑی نوٹ پیڈ پر اتارا تھا پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہاں سے اندر کی طرف بڑھا تھا۔ اور ایک بار پھر وہ لوگ اپنی باتوں میں مگن ہو چکے تھے۔ لیکن اب کی دفعہ موضوع گفتگو میرال نہیں بنی تھی۔ بلکہ انکا ماضی بن چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گھر آکر وہ سیدھا اپنے کمرے میں آکر فریش ہوئی تھی۔دوپہر میں آریان کے ساتھ پولیس ٹیشن جاکر۔وہاں سے اس کی واپسی تقریباً ڈھلتی شام کے وقت ہوئی تھیں۔

اور ابھی وہ اپنے کمرے میں موجود کھڑکی کے سامنے کھڑی قصر اسماعیل کی مین انٹیرنس کی جانب نگاہ کیے ہوئے اسماعیل ملک صاحب کے آفس سے آنے کا انتظار کررہی تھی۔تاکہ اپنے سوالوں کے جواب ان سے جان سکے۔

سیاہ بالوں سے ٹپکتا پانی اس بات کا ثبوت تھا کے وہ تھوڑی دیر پہلے ہی شاور لے کر نکلی تھی۔کافی دیر کھڑکی کے سامنے کھڑے رہنے کے بعد اس نے بے وجہ ہی رخ موڑ کر کمرے میں لگی گھڑی کی جانب نگاہ ڈالی تھیں۔

www.novelsclubb.com

گھڑی پر وقت دیکھتی وہ قدرے تشویش کا شکار ہوئی۔کیونکہ آفس ٹائم کے حساب سے اسماعیل ملک صاحب سات بجے گھر آجاتے تھے۔اور اب گھڑی آٹھ بجا رہی تھی۔

کچھ سوچ کر وہ کھڑکی سے ہٹتے ہوئے چند قدم چلتے ہوئے کمرے سے باہر کی جانب اپنے قدموں کو نکالنے لگی۔ کمرے سے نکل کر وہ سیدھا راہداری سے ہوتے ہوئے سیڑھیاں طے کر کے نیچے کی منزل پر آئی تھی۔

اور ہال میں آکر اپنی سیاہ آنکھیں ادھر ادھر دوڑاتے ہوئے بلند آواز میں راضیہ کو پکارا تھا۔اس کی بلند آواز کی پکار پر نیچے کی منزل پر بنے کیچن میں کام کرتی راضیہ فوری طور پر کیچن سے نکل کر ہال میں آئی تھی۔اور ادب سے بولی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"جی بی بی جی اپنے بلایا؟"

وہ سعادت مندی سے اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگی۔اس کے استفسار کرنے پر میرال نے آس پاس سرسری نگاہ سے دیکھ کر سنجیدگی سے پوچھا۔

"کیا بابا ابھی تک نہیں آئے ہیں۔؟؟"

"نہیں بی بی جی، کچھ دیر پہلے ہی صاحب کا فون آیا تھا کے انھیں آنے میں دیر ہو جائے گی، آپ وقت پر کھانا کھا لیں۔" راضیہ اس کے استفسار کرنے پر عام سے انداز میں اسے وہی بات بتانے لگی۔

www.novelsclubb.com

جو کچھ دیر پہلے اسماعیل ملک صاحب نے اس سے فون کر کے کہی تھیں۔وہ کچھ دیر بعد اپنے کاموں سے فراغت پا کر اسے بتانے کے لیے جانے ہی والی تھی اس کے کمرے میں لیکن اس سے پہلے ہی میرال خود اس سے پوچھنے آگئی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ٹھیک ہے میرا کھانا کمرے میں ہی لے آؤ۔"

وہ ہامی بھرتی ہوئی اسے تلقین کر گئی۔ پھر پلٹ کر واپس سے اوپری حصے کی سیڑھیاں عبور کرنے لگی۔ اس کو جاتا دیکھ راضیہ بھی اپنا کام کرنے کیچن میں واپس جا چکی تھی۔

سیڑھیاں عبور کر کے وہ جیسے ہی اوپری حصے کی راہداری میں آئی۔ تو کسی انجانی آواز کی بازگشت کی وجہ سے اپنے کمرے کی طرف بڑھنے کے بجائے اوپری حصے پر بنے اسٹور روم کی سمت اپنے قدموں کو بڑھانے لگی۔

کیونکہ یہ انجانی آواز شاید اسی اسٹور روم سے ہی آ رہی تھی۔ سیدھی راہداری میں بنے سب کمروں کو یکسر نظرانداز کرتے ہوئے وہ اسٹور روم کے دروازے کے باہر آ کر ٹھہر سی گئی۔ چہرے پر پر سوچ سی لکیریں ابھرنے لگی تھی۔

یکدم ہی اندر سے آواز آنا بند ہو گئی تھی۔ کچھ سوچ کر اس نے اسٹور روم کے دروازے پر ابھی اپنا ہاتھ رکھا ہی تھا کے اچانک ہی دروازہ کھول کر اس میں سے ایک ملازمہ باہر نکلی۔

جس کو اتنا خاص وہ جانتی نہیں تھیں صرف نام سے ہی واقفیت تھیں۔

www.novelsclubb.com

شاید ہی وہ کچھ عرصے پہلے ہی قصر اسماعیل میں کام کی نسبت سے آئی تھی۔ میرال کو پر سوچ اسٹور روم کے دروازے کے باہر کھڑے دیکھ وہ ملازمہ سٹپٹا سی گئی۔

اور ہاتھ میں پکڑے موبائل کو اس نے دوپٹے کے پلو میں جلدی سے چھپایا۔اس کی یہ حرکت میرال کی نظروں میں نا آسکی تھی۔

لیکن اس کے چہرے پر یکدم سے دھر آئی گھبراہٹ اس کی نگاہوں سے اوجھل بھی نارہ سکی تھیں۔اس لیے فوری طور پر جانچتی نگاہوں سے دیکھ کر پوچھتی ہے۔

"اندر کیا کر رہی تھیں؟؟،اور یہ آواز کیسی تھی، کیا کسی سے بات کر رہی تھیں۔؟؟"

اس کے سرد لہجے سے پوچھنے پر ملازمہ کا حلق سوکھنے لگا۔اسے اب اپنی چوری پکڑتی ہوئی نظر آنے لگی۔ لیکن جب اسے یہ محسوس ہوا کے میرال نے اس کی کوئی بات نہیں سنی اور نا یہ جانتی ہے کے اس کے ہاتھ میں موبائل ہے تو وہ خود کو قدرے نارمل کرتے ہوئے کہنے لگیں۔

"پرانا سامان رکھنے گئی تھی بی بی جی، اور وہ کیا ہے نا مجھے خود سے باتیں کرنے والی بیماری ہے، تو خود سے ہی بڑبڑا رہی تھیں، ورنہ آپ خود سوچیں اس اسٹور میں 'میں بھلا کس سے باتیں کروں گی۔"

وہ ملازمہ مظلوم بننے کی اداکاری کرتے ہوئے صفائی سے جھوٹ بولنے لگی تھیں۔

اس کی تفصیلی وضاحت پر میرال نے سر تا پیر اسکا جائزہ لیا۔

اس کے حلیے میں اسے کچھ بھی ایسا مشکوک نظر نہیں آرہا تھا جس کی بنا پر وہ اسے شک کی نگاہ سے دیکھتی۔ تبھی اپنے ذہن میں ابھرتی سوچوں کو جھٹکتے ہوئے فوری طور پر بولتی ہے۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے جاؤ،اور راضیہ کو بولو میرا کھانا جلدی سے میرے کمرے میں لے آئے۔"

اس کے تلقین کرنے پر وہ ملازمہ ہامی بھرتے ہوئے اس کے سائڈ سے نکلتی ہوئی نیچے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔ جبکہ وہ اسٹور روم کے دروازے کو سرسری کا باہر سے بند دیکھتے ہوئے پلٹ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔

----

www.novelsclubb.com

رات کی تاریکی اپنے عروج پر پہنچنے کو تھیں۔وہ نجانے کب سے بے چینی کا شکار تھا۔بیڈ پر بیٹھا وہ ہاتھ میں موبائل پکڑے مضطرب سا دیکھائی دے رہا تھا۔اسے پولیس ٹیشن سے آئے کافی سے زیادہ وقت گزر چکا تھا۔

وہ گھر آکر سیدھا اپنے کمرے میں آیا تھا کیونکہ اسے فلحال اس وقت کسی سے بھی بات نہیں کرنی تھیں۔جبکہ تمام گھر والے اس وقت لاؤنج میں بیٹھے باتوں میں مگن تھے۔تسمیہ نے اسے بھی بیٹھنے کی آفر دی تھی جب وہ گھر میں داخل ہوا تھا۔لیکن وہ اسے تھکا ہوا کہہ کر معذرت کرتا اپنے کمرے میں آگیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور اب نجانے کب سے بیڈ پر بیٹھا موبائل کو منتظر نگاہوں سے دیکھ رہا تھا جہاں ابھی تک عنایہ کی ایک بھی کال یا میسج اسے موصول نہیں ہوا تھا۔پاس ہی بیڈ پر وہ

فائلیں بھی رکھی ہوئی تھی جو وہ پولیس ٹیشن سے آتے ہوئے زمان سے لے کر آیا تھا۔تاکہ فارغ اوقات میں ان کیسوں کو ریڈ کر سکے۔

کافی دیر یونہی بیٹھے موبائل ہاتھ میں پکڑے وہ بے مقصد موبائل کی اسکرین کو گھورتا رہا۔پھر جیسے کسی سوچ کے تحت اس کو کال ملانے لگا۔کان سے فون لگائے وہ دوسری طرف سے فون اٹھائیں جانے کا منتظر تھا۔

کافی دیر کے انتظار کے بعد شاید دوسری طرف سے فون اٹھالیا گیا تھا تبھی کمرے میں اس کی خوشی سے بھرپور آواز گونجی تھیں۔

www.novelsclubb.com

مرزا ہاؤس سے چند کلومیٹر کی دوری پر بنے سلیمان ہاؤس کے گراؤنڈ فلور پر بنے اپنے کمرے میں موجود وہ اس وقت بیڈ پر نیم دراز سی لیٹی ہوئی تھی۔ وہ کچھ دیر پہلے ہی سوئی تھی۔

اسے ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا سوئے ہوئے کے یکدم ہی سائڈ ٹیبل پر رکھا اس کا فون تیز آواز میں بج اٹھا۔ فون کے مسلسل بجنے پر اس نے ناچاہتے ہوئے بھی اپنی آنکھوں کو بامشکل کھولنے ہر مجبور کیا۔

اور رخ موڑ کر لیٹے لیٹے ہی ہاتھ بڑھا کر سائڈ ٹیبل سے موبائل کو اپنی دسترس میں لیا۔ پھر ایک ناگواری بھری نگاہ سے موبائل کی اسکرین پر جگمگاتے نام کو دیکھا۔

وہ فون کاٹ دینا چاہتی تھیں۔ مگر وہ اس بات سے بے خبر نا تھی۔ کے شایان کے اس کے پاس کتنے ہی میسیجز آ چکے تھے اب تک۔

جن کو وہ کسی خاطر میں نالاہی تھی۔ اور اس کو ایک میسج تک کا بھی جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔

اور وہ یہ بھی باخوبی جانتی تھی کے اس کو اس سے کیا بات کرنی ہے۔ تبھی وہ صوفیان کی منگنی میں سے بھی جلدی واپس آگئی تھی تا کہ شایان کو کوئی موقع نا ملے اس سے بات کرنے کا اور اب تک ان کا کوئی سامنا نہیں ہوا تھا اور نا ہی وہ اس سے ملنے کی کوئی خواہش اپنے دل میں رکھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ اس کے نزدیک اس کی محبت ایک غیر ضروری بات تھی۔ موبائل کی اسکرین کو ناگواریت سے دیکھتی خود پر جبر کرتے ہوئے بلا آخر وہ فون اٹھا چکی تھی۔

"ہیلو۔"

لہجے میں ناگواریت واضح طور پر دیکھی جاسکتی تھی۔ مگر اس کے روکھے انداز پر بھی دوسری طرف بیٹھا انسان خوش ہوا تھا۔ صرف اس کے فون اٹھا لینے پر ہی۔ اور اس کی یہ خوشی اس کے چہرے کے ساتھ ساتھ لبوں سے بھی جھلکنے لگی تھیں۔

"کیسی ہو عنایہ؟؟"

وہ بیڈ سے کھڑا ہوتا ہوا پوچھ کر بے صبری سے اس کے جواب کا انتظار کرنے لگا۔ اس کے استفسار پر عنایہ نے ایک پل کے لیے کان سے فون ہٹا کر اس پر وقت دیکھنا چاہا۔ ٹائم دیکھ کر عنایہ کے چہرے پر سختی در آئی۔ اسے حد درجہ شایان پر غصہ

www.novelsclubb.com

آنے لگا کے اس نے رات کے اس پہر اسے اس کی خیریت دریافت کرنے کے لیے

فون کیا تھا۔

اس وقت یہ خیریت پوچھنے والا اگر آریان ہوتا تو وہ خوشی سے مشرقی لڑکیوں کی

طرح بھنگڑے ڈالنے لگ جاتی۔ مگر افسوس دوسری طرف کال پر شایان موجود تھا

نا کہ آریان۔

"تم نے یہ پوچھنے کے لیے رات کے اس وقت فون کیا ہے۔؟؟"

وہ بے یقینی اور غصے بھرے تاثرات کے ساتھ پوچھنے لگتی ہے۔

"کیا کسی کی خیریت دریافت کرنے کے لیے رات کا پہر نا ہو یہ ضروری ہے۔؟؟"

اس کے جواب پر وہ بدمزہ ہوتے ہوئے کہہ بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھے گھرانوں کے لڑکے ایسی بے ادب گستاخیاں نہیں کرتے۔" وہ بظاہر تو سنجیدگی سے بولی تھی۔ مگر شایان کے دوبدو جواب پر وہ اندر ہی اندر سیخ پا ہوئی تھیں۔

"اچھے گھرانوں کے لڑکے تو محبت بھی نہیں کرتے، مگر کیا کرے انھیں بھی تو محبت ہو جاتی ہے۔"

وہ سنجیدہ تاثرات سے ایک بار پھر اپنے دل کی بات اسے بتا گیا۔

"کم ٹو دا پوائنٹ شایان، بتاؤ اس وقت کیوں فون کیا ہے ؟؟۔"

وہ اسے پھر سے محبت والے موضوع کو نکالتے دیکھ۔ بات کا رخ بدلتے ہوئے سختی سے بلند آواز میں پوچھتی ہے۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ فلحال وہ اس سے اس موضوع پر بات کرنے کے حق میں نہیں تھیں۔ کیونکہ اسے پہلے آریان کو ڈیڈ سے ملوانا تھا۔ پھر شایان کا دماغ درست کرنا تھا۔

"مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے عنایہ، کیا ہم کہی مل سکتے ہیں۔؟؟"

اس کے سخت لہجے کو وہ اب کی بار محسوس کر چکا تھا تبھی جس مقصد کے لیے فون کیا تھا۔ اس مقصد کو اس کے آگے رکھتے ہوئے دھیمے لہجے سے پوچھنے لگتا ہے۔

"ٹھیک ہے، لیکن کچھ دنوں تک تمھیں انتظار کرنا پڑے گا، کیونکہ دو چار دن تک میں مصروف رہو گی، لیکن اس کے بعد ہم مل لیں گے، کیا جب تک تم انتظار کر سکتے ہو۔؟؟"

www.novelsclubb.com

وہ ہامی بھرتے ہوئے اسے اپنے کچھ دنوں کی مصروفیات کا بتا گئی۔ پھر بات کے اختتام پر اس سے استفسار کرنے لگی۔ عنایہ کی جانب سے مزید انتظار کا سن کر وہ سخت بدمزہ ہوا۔ لیکن پھر اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے گویا۔ وہ اس سے فون پر بات کرتے ہوئے کمرے میں چکر بھی کاٹنے لگا تھا۔

"تم کہو تو ساری زندگی تمھارا انتظار کر سکتا ہوں، تم کہہ کر تو دیکھو۔"

وہ کہتے ہوئے پل بھر کو ٹھہر سا گیا۔ اپنی طرف سے کی گئی بات پر وہ اس کے بدلے میں کچھ کہنے کا منتظر تھا۔ لیکن جب عنایہ کی طرف سے ایک گہری خاموشی اسے شدت سے محسوس ہوئی۔ اور کال ابھی بھی چل ہی رہی تھیں تو خود ہی بات کو ختم کرتا ہوا کہتا ہے۔

www.novelsclubb.com

"جس دن تم فری ہو، تو اسی دن تم مجھے لوکیشن واٹس ایپ کر دینا اور وقت بھی بتا دینا میں وہاں پہنچ جاؤ گا۔" وہ عام سے لہجے میں ابھی بولا ہی تھا۔ کے اسپیکر پر عنایہ کی سرد آواز گونجتی ہے۔

"او کے۔"

وہ اپنی مصروفیات کا اسے بتا کر اس سے استفسار کر رہی تھی کے وہ اسکا اتنا انتظار کر سکتا ہے یا نہیں۔ لیکن پھر شایان کی جانب سے یہ جملہ سن کر وہ خاموش سی ہو گئ تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم کہو تو ساری زندگی تمھارا انتظار کر سکتا ہوں، تم کہہ کر تو دیکھو۔" اسے حد سے زیادہ غصہ آیا تھا اس پر کے آخر وہ اسے اس قدر اگنور کرتی رہتی ہے۔

لیکن وہ پھر بھی اپنی محبت کا راگ الاپنا بند کیوں نہیں کرتا آخر۔ وہ چند پل خاموش رہے اسے سخت سست جملا کہنے کی ابھی سوچ ہی رہی تھی۔ مگر اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی شایان بول پڑا تھا۔ اور جوابی وہ اسے کچھ بھی کہنے کے بجائے بس "اوکے" بول گئی تھی۔

"ٹھیک ہے اللہ حافظ، اپنا خیال رکھنا۔"

عنایہ کی طرف سے اطمینان بخش جواب ملنے پر اس نے فقط یہ کہہ کر کال کاٹ دی۔ اور ہاتھ میں پکڑے موبائل کو دو قدم چل کر بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔ دل میں چھائی بے سکونی اب زائل ہونے لگی تھیں۔ کے کم سے کم عنایہ اس سے ملنے پر راضی تو ہے۔ اور اب کچھ دنوں تک وہ اس مل کر ہر بات کلیر کر لے گا۔

کورٹ کو اتار کر اس نے کورٹ کو بیڈ پر نامعلوم چیز کی طرح پھینکا تھا۔اور پھر خود بھی بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹ گیا تھا۔دھیرے دھیرے نیند کی دیوی اس پر مہربان ہونے لگی تھی۔اور وہ ہر چیز سے غافل نیند کی وادیوں میں جانے لگا تھا۔

دوسری طرف وہ شایان کے فون رکھنے کے بعد کچھ دیر تک تو ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی موبائل کی اسکرین کو غصے بھری نگاہ سے دیکھتی رہی۔

پھر یکدم ہی موبائل کو سوئچ آوف کر کے سائڈ ٹیبل کی دراز میں ڈال دیا۔اور ایک بار پھر بیڈ پر نیم دراز سی ہو کر لیٹ گئی یہ جانتے ہوئے بھی کے اس کی نیند اب خراب ہو چکی ہے۔

www.novelsclubb.com

اور بہت مشکل سے ہی سہی نیند نے اب اس پر مہربان ہونا تھا۔لیکن اسے سونا بھی تھا تا کہ صبح تک فریش ہو کر آریان سے بات کر سکے۔جو اتنے دنوں میں وہ اس سے کر نہیں سکی تھیں۔

____

____

سیاہی مائل آسمان پر جگہ باجگہ چمکتے ستاروں کی بھرمار لگی ہوئی تھیں۔

جہاں ستارے رات کے اس پہر آپس میں سرگوشیاں کررہے تھے۔

وہی دوسری طرف وہ وجود بھی ہمیشہ کے جیسے رات کے اس پہر کرب میں مبتلا تھا۔

www.novelsclubb.com

اپنا دن تو وہ کیسے نا کیسے کر کے مصروفیت کی نظر کر دیتا تھا۔ مگر رات ہوتے ہی اکثر ایک کرب، ایک اذیت اسے چین سے سونے بھی نا دیتا تھا۔

جس کے پیش نظر وہ اکثر راتوں میں جاگ کر اپنی خود اذیتی پر اپنا رنج مناتا تھا۔

آسمان پر چھائی تاریکی کے جیسے ہی اس کا اپنا کمرا بھی تاریکی کی نظر تھا۔ جیسا اکثر بیشتر رہا کرتا تھا۔

کمرے کی ہر چیز مکمل تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی سوائے سائڈ ٹیبل پر رکھا لیمپ جو جلتے ہوئے اپنی مدھم اور زرد سی روشنی بیڈ کے دائیں جانب والی سائیڈ پر بیٹھے شخص پر پھینکتے ہوئے اس شخص کے چہرے کے تاثرات بھی واضح کر رہا تھا۔

اس شخص کی آنکھوں سے جھلکتا پانی وقفے وقفے بعد گالوں کے ساتھ ساتھ ہاتھ میں پکڑی تصویر پر گرتے ہوئے۔ تصویر کو بھی گیلا کرنے کا کام بخوبی انجام دے رہا تھا۔

ہاتھ میں پکڑی تصویر کو نجانے وہ کب سے پکڑے بے یقینی بھری نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا۔

کے کیا واقعی اسے اب اپنے سوالوں کے جواب مل جائیں گے عنقریب؟؟۔

وہ سوال جس کے جواب کی اسے برسوں سے تلاش تھی۔ کیا واقعی اس کی تلاش اب مکمل ہو چکی تھیں۔؟؟ یا وقت نے اسے ابھی اور تھکانا تھا، مزید توڑنا ہے۔

یکدم ہی بیٹھے بیٹھے اس نے اپنی انکھوں کو سختی سے رگڑا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور گالوں پر جمی آنسو کی تہہ کو صاف کر ڈالا پھر ایک سرد نگاہ سے اس تصویر میں موجود اپنے جانے پہچانے شخص کے ساتھ کھڑے دوسرے شخص کو دیکھ کر وہ دھیرے سے گویا ہوا۔

جس کی ذات سے وہ بالکل بھی واقفیت نہیں رکھتا تھا۔

"شکر ہے آپ مجھے مل گئے،اب مجھے اپنے سوالوں کے جوابات بھی مل جائیں گے۔"

کمرے میں اس کی دھیمی لیکن سرد آواز گونج کر ابھری تھی۔وہ کہہ کر اگلے ہی پل اپنا دایاں ہاتھ بڑھاتے ہوئے جلتے لیمپ کو بند کر چکا تھا۔

پھر تصویر کو ہاتھوں میں تھامے اپنے وجود کو بے جان کرتا ہوا بیڈ پر گر سا گیا۔

www.novelsclubb.com

اب کی بار کمرے میں نیم روشنی بھی نہیں رہی تھی۔اور کمرہ مکمل تاریکی میں ڈوب چکا تھا۔

کمرے کی ہر چیز کے ساتھ ساتھ اس شخص کا اپنا وجود بھی تاریکی کی نظر ہو چکا تھا۔

اس کی ذات سے بے خبر آسمان پر موجود ستارے ابھی تک آپس میں مہو گفتگو تھے۔

www.novelsclubb.com

صبح کا سورج طلوع ہوئے کافی سے وقت گزر چکا تھا۔اس وقت وہ کچن میں کھڑی ناشتہ بنانے کے آخری مراحل میں تھیں۔

جلدی جلدی اپنا کام ختم کر کے وہ کچن سے باہر آئیں تھیں۔باہر آکر لاؤنج میں بیٹھی تسمیہ کو انہوں نے ڈائننگ ایریا میں ناشتہ لگانے کا حکم دیا تھا۔

جس پر بغیر کچھ کہے تسمیہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی ہوئی تلملاتی ہوئی اندر کچن کی طرف بڑھی تھی ناشتہ لگانے کی نیت سے۔جب کہ کچھ سوچ کر ان کے اپنے قدموں نے شایان کے کمرے کا رخ کیا تھا۔

پل بھر کو کچھ سوچتی ہوئی وہ اس کے کمرے کے باہر آکر ٹھہری تھیں۔پھر کسی سوچ کے تحت اگلے ہی پل اپنے قدموں کو اندر کی جانب بڑھا دیا تھا۔

کمرے میں آکر ان کی نگاہوں نے اپنے عزیز جان بیٹے کو تلاش کرنا چاہا تھا۔ جس کی خوشی کی خاطر سلیمان صاحب سے بات کر کے وہ خود اسے خفا کر بیٹھی تھیں۔ اور اب کل سے وہ کچھ افسردہ سی تھیں۔

ان کی متلاشی نگاہوں نے اسے کمرے میں یہاں سے وہاں ڈھونڈا تھا۔ لیکن وہ انہیں کمرے میں کہیں بھی نظر نہیں آیا تھا۔

ابھی وہ جانے کا ارادہ رکھتی ہی تھیں کہ یکدم ہی ان کے کانوں سے ایک آواز ٹکراتی ہوئی گزری جسے سن کر انہیں یہ اندازہ ہوا تھا کے شایان واش روم میں موجود ہے۔

www.novelsclubb.com

لحاظہ اس سوچ کے آتے ہی وہ چند قدم چلتی ہوئیں بیڈ پر بیٹھ گئیں تھیں۔ ابھی انھیں بیٹھے چند پل ہی گزرے تھے کے ان کی نظر بے اختیار بیڈ پر ایک طرف رکھی ہوئی فائلوں پر گئی۔

چند پل تک تو وہ ان فائلوں کو بے معنی سا دیکھے گئیں۔ پھر کچھ سوچ کر انھوں نے ہاتھ بڑھا کر ان فائلوں کو اٹھایا۔

پھر یکدم ہی اپنی جگہ سے کھڑی ہوتیں ہوئیں ہاتھ میں پکڑی فائلوں کے پلندے کو سائیڈ ٹیبل کی بائیں جانب والی دراز میں ڈال دیا۔

فائلوں کو دراز میں ڈال کر ابھی وہ پلٹی ہی تھی۔ کے ان کی نگاہ بیڈ کی شکن زدہ بیڈ شیٹ سے ہوتے ہوئے شایان کے کورٹ پر جا ٹھہری۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بے اختیار اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے وہ مسکراتی ہوئیں چند قدم چلتی ہوئیں بیڈ کی پائنتی کی طرف پڑے کورٹ کو اٹھا کر جھاڑنے لگیں۔

ابھی وہ یونہی ایک ماں ہونے کی حیثیت سے اپنی سر گرمیوں میں مصروف تھیں۔

کہ کمرے کے بائیں جانب بنے واش روم سے شایان باہر نکلا۔

ہاتھ میں تولیہ پکڑے وہ اپنے گیلے بالوں کو رگڑنے میں مصروف بے نیاز سا چلتا چلا آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

یکدم ہی اس کی نگاہ نیچے سے سامنے کی طرف اٹھی۔اور اپنی ماں کو اپنے کمرے میں موجود دیکھ وہ قدرے چونکا۔جو اس کے کورٹ کو جھاڑنے میں لگی ہوئیں تھیں۔

ساجدہ بیگم کی اس کی جانب پشت تھیں جس کی وجہ سے وہ اس کے آنے سے اب تک انجان رہی تھیں۔ان کو ایسے دیکھ بے اختیار اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔

"کیا بچارے کی جان لیں گی اب امی۔"

وہ مسکراتے ہوئے شوخیہ انداز میں انھیں پکارتے ہوئے اپنی جانب متوجہ کر چکا تھا۔

اپنے کام میں مگن ساجدہ بیگم نے پلٹ کر اپنے پیچھے پہلے اسے پھر ہاتھ میں پکڑے کورٹ کو نا سمجھی سے دیکھا۔

پھر نا چاہتے ہوئے بھی خفگی بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے گویا ہوئیں۔

"نامیں کیا اس کی جان لونگی میں تو اسے صاف کر کر کے تھک گئیں۔ نجانے کونسی جگہوں سے ہو کر آئے ہو، جو اتنی دھول مٹی لگی ہوئی ہے اس پر۔"

وہ اپنی جگہ پر کھڑی کھڑی ہی بولی تھیں۔ شایان نے ہاتھ میں پکڑی تولیہ کو بیڈ کی طرف بے نیازی سے اچالا تھا اور مسکراتے ہوئے الماری کی طرف بڑھتے ہوئے بولا تھا۔

"کہی نہیں امی میں بھلا کہاں جاؤ گا؟، آپ کو بتا کر تو گیا تھا کے ایک دوست کے پاس جا رہا ہوں، تو بس وہی گیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

ساجدہ بیگم کی نگاہیں اسی کے وجود پر جمی ہوئی تھی۔ اس کی طرف سے عام سا جواب پا کر۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ قدرے مطمئن ہوئی تھیں۔ تبھی دو قدم چلتی ہوئیں ہاتھ میں تھامے کورٹ کو پکڑے ہوئے بیڈ کی پائنتی پر جا بیٹھی تاکہ اس سے کچھ بات کر سکے۔

چندپل کی مشقت کے بعد الماری سے اپنا مطلوبہ سوٹ نکال کر وہ بھی ان کے پاس آ بیٹھا۔

ان کے یہاں آنے کے جواز سے وہ انجان تو ویسے بھی نا رہ سکا تھا۔ وہ اچھے سے جانتا تھا وہ یہاں کس لیے آئی ہیں۔ لیکن تصدیق پھر بھی ضروری تھیں۔

بیڈ کی پائنتی کی دوسری طرف بیٹھا وہ اب معنی خیز نگاہوں سے انھیں دیکھنے لگا تھا۔ وہ کچھ بولنے کا خواہش مند نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

لیکن اپنی ماں کو یوں خاموش زمین کو گھورتا ہوا دیکھ خود ہی انھیں مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگتا ہے۔

"ناراض نہیں ہوں آپ لوگوں سے، بھلا میں کبھی اپنے ماں باپ سے ناراض ہو سکتا ہوں۔؟؟"

وہ دھیمے لہجے میں ان سے پوچھ نہیں رہا تھا بلکہ انھیں بتا رہا تھا۔اس کی آواز پر ساجدہ بیگم نے اپنی نگاہوں کو اٹھا کر اسے بے یقینی بھرے تاثرات سے دیکھا۔

انھیں جیسے اپنی سماعتوں پر یقین نا آیا تھا۔کے جس کی وہ ناراضگی دور کرنے آئیں تھیں۔اور اس مطلق اب تک زبان سے کچھ نا بول سکی تھیں۔

وہ بغیر کہے ہی ان کی بات نا صرف جان گیا تھا۔بلکہ اس نے اپنی بات سے ان کا مان بھی بڑھا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"شایان۔؟"وہ بے یقینی سے گویا ہوئیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شایان نے ان کے بے یقین لہجے پر اپنا مضبوط ہاتھ ان کے دائیں ہاتھ پر محبت سے رکھا۔

جبکہ ان کے بائیں ہاتھ نے ابھی بھی اس کا کورٹ ویسے ہی تھام رکھا تھا جیسے پہلے تھاما ہوا تھا۔

"ہاں امی، میں بس اس وقت مصنوعی غصے کا اظہار کر گیا تھا،

میں آپ لوگوں سے کبھی خفا ہونے کا ارادہ رکھ ہی نہیں سکتا تھا،اور نا کبھی میں ایسا کر سکتا ہوں،

کیونکہ میں جانتا ہوں کے آپ لوگوں نے تایا ابو سے جو بھی بات کریں ہے وہ میری خوشی کو مد نظر رکھتے ہوئے ہی کری ہے،

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لیکن میں پھر بھی چاہتا تھا کے فلحال آپ میرے اور عنایہ کے حوالے سے تایا جان سے کوئی بات نا کریں۔"

ان کے بے یقین بھرے تاثرات پر وہ انھیں سنجید گی سے تفصیلی بتانے لگا تھا۔

وہ اپنی ماں کو ہر گز بھی افسردہ اور شرمندہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔

اسی لیے اپنے کل والے روایے کی تلافی کر رہا تھا۔انھیں یہ بتا رہا تھا کے چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ ان سے کبھی ناراض ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

ساجدہ بیگم کی آنکھوں میں ہلکی ہلکی نمی گھلنے لگی تھیں۔اپنے بیٹے کی باتیں ان کے دل کو سرشار کر رہی تھیں۔

کل سے تھوڑی دیر پہلے تک وہ یہی سمجھ رہی تھیں کے شایان ان سے ناراض ہے۔

مگر اب وہ قدرے پر سکون ہو گئیں تھیں۔اسی لیے اس کی بات کے اختتام پر سوالیہ پوچھنے لگتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

"لیکن بیٹا میں پھر بھی پوچھتی ہوں، کہ تم آخر ایسا کیوں چاہتے ہو،

کیوں چاہتے ہو کے تم پہلے عنایہ سے خود بات کرو،اس کے بعد ہی ہم سہی طریقے سے رشتے کی بات کریں،

کیونکہ میرے اور تمہارے بابا کے نزدیک ہم لوگ جب تک رشتہ نہیں ڈالیں گے،تب تک وہاں سے جواب نہیں آئے گا۔"

ساجدہ بیگم اب کی بار قدرے سنجیدگی سے پوچھتی ہوئی سوال کرنے لگیں تھیں۔ ان کی سمجھ سے باہر تھیں شایان کی حکمت عملی۔

"وہاں سے تب تک مثبت جواب نہیں آئے گا امی،جب تک عنایہ کی مرضی شامل نہیں ہو گی،اس لیے رشتہ ڈالنا بے کار تھا،

اسی لیے میں نے آپ لوگوں کو روکا تھا،

تاکہ پہلے میں عنایہ سے خود اپنے دل کی بات کہہ دوں،اور پھر اس کی مرضی جان کر ہی آپ لوگ رشتے کی بات کریں تایا جان سے،

لیکن آپ لوگ، آپ لوگوں نے تو میری بات کو کوئی اہمیت ہی نہیں دی۔"

"تو کیا تمھاری طرح عنایہ تمھیں پسند نہیں کرتی بیٹے۔؟؟"

ساجدہ بیگم باغور اسے دیکھتی ہوئی استفسار کرنے لگیں۔

"پتا نہیں امی، لیکن میرے دل کو ایسی کوئی خوش فہمی ہے بھی نہیں۔"

شایان نے افسردگی سے کہہ کر ان سے نظریں چرائی۔

اس کے اداسی سے کہنے پر ساجدہ بیگم بھی افسردہ ہونے لگی تھیں۔

www.novelsclubb.com

انھیں باخوبی واقفیت تھیں شایان کے عنایہ کے لیے کیا جذبات ہیں۔اور کتنے گہرے ہیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ناامید نہیں ہوتے بچے، تم دیکھنا جب تم اسے اپنی محبت کا بتاؤ گے ناتو وہ بھی تمھیں اپنی محبت کا بتائے گی،اور پھر اسے ہم تمھاری دلہن بنا کر اس گھر میں لے آئیں گے۔"

وہ اس کے چہرے کو تھپتھپاتے ہوئے یقینی انداز میں محبت سے بولی تھیں۔ان کے یقینی انداز پر شایان محبت سے اپنی ماں کو دیکھ کر دھیما سا مسکرایا تھا۔

وہ بھلے ہی ان کی بات سے متفق نہیں ہوا تھا۔لیکن پر سکون تو ہو ہی گیا تھا۔

تبھی فوری طور پر بیڈ سے کھڑے ہوتے ہوئے بولا تھا۔

"اچھا' چلیں چھوڑے ان باتوں کو، فلحال مجھے گرما گرم سا ناشتہ کرا دے امی، کیونکہ کل شام سے کچھ نہیں کھایا ہے، بہت بھوک لگ رہی ہے۔"

وہ بھوک کی شدت کو محسوس کرتے ہوئے۔ان سے ناشتے کی فرمائش کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں کیوں نہیں بیٹے ناشتہ تیار ہے، بس تم فریش ہو کر جلدی سے آ جاؤ، تسمیہ نے اب تک تو ڈائنگ ٹیبل پر ناشتہ لگا بھی دیا ہو گا، میں اس سے کہہ کر آئی تھیں، تب تک میں تمھارا یہ کورٹ لانڈری والے کے لیے لے جاؤ اور۔۔۔۔"

اس کے کہنے پر ساجدہ بیگم بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی ہوئی اجلت میں کہتیں ہیں۔

کہ ان کے بے اختیار کھڑے ہونے پر کورٹ میں موجود جیب سے ایک کارڈ نکل کر زمین بوس ہوا تھا۔

اور ساجدہ بیگم اپنی آگے کی بات پوری نا کر سکی تھیں۔اور نا سمجھی بھری نظروں سے اس کارڈ کو دیکھتے ہوئے جھک کر زمین سے اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شایان جو ناشتے کی دہائی دے کر اپنی ماں کی بات کو سنتے ہوئے بیڈ پر رکھے اپنے سوٹ کا جائزہ لے رہا تھا۔

کے یکدم ہی اس کی نظر ساجدہ بیگم کی جانب گئی۔ جو ایک ہاتھ میں کورٹ پکڑے دوسرے ہاتھ میں سی این آئی سی پکڑے نا سمجھی بھرے تاثرات سے اس سی این آئی سی کو دیکھ رہی تھیں۔

جوان کے نزدیک ایک انجان لڑکی کا تھا۔اور نجانے شایان کے کورٹ میں کیا کر رہا تھا؟؟

یہ سوال ان کے ذہن میں سب سے پہلے آیا تھا۔اور اپنی اسی ذہنی الجھن کو دور کرنے کے لیے وہ اس کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھ کر پوچھنے لگتی ہیں۔

"شایان یہ کس کا ہے بیٹا، اور یہ تمھارے پاس کیا کر رہا ہے۔؟؟"

وہ نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

نظریں اب ہاتھ میں پکڑے سی این آئی سی سے گزرتے ہوئے شایان پر جا ٹکی تھیں۔

شایان نے ہاتھ میں پکڑے سوٹ کو واپس سے بیڈ پر ڈالا۔اور سیدھا ان کی جانب گھوما تھا۔پھر جیسے کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

"وہ امی میں زمان کی طرف سے آرہا تھا تو یہ مجھے راستے میں گرا ہوا ملا، شاید کسی کا گر گیا ہو گا بے دھیانی میں،

تبھی میں نے اسے اٹھالیا یہ سوچ کر کے اسے نادرا آفس جما کرواآؤ گا،تاکہ یہ جس کسی کا بھی ہے وہ اسے لینے آجائے گی۔"

www.novelsclubb.com

وہ انھیں ٹالنے کے لیے بات کو گھوما پھرا کر بتا گیا۔اس کی تفصیل سے بتانے پر ساجدہ بیگم مطمئن ہوتی ہوئیں ہاں میں گردن ہلا گئیں۔

پھر ہاتھ میں پکڑے سی این آئی سی کو اس کی جانب بڑھایا جس کو شایان سہولت سے تھام لیتا ہے۔

پھر اسے جلدی سے ناشتے کے لیے باہر آنے کا کہہ کر وہ کمرے سے چلی جاتی ہیں۔

جبکہ پیچھے وہ ایک گہری سانس اپنے اندر اتارتے ہوئے ہاتھ میں پکڑے میرال کے سی این آئی سی کو باغور دیکھنے لگا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

قصر اسماعیل کا گارڈن دھوپ کی لپیٹ میں تھا۔ گارڈن میں کام کرتا مالی برق رفتاری سے اپنے ہاتھ چلا رہا تھا پودوں کی کانٹ چھانٹ کرتے ہوئے اس کا جسم پسینے سے شرابور ہوئے جا رہا تھا۔

اس کو یہی چھوڑ کر اگر آپ قصر اسماعیل کے گارڈن سے گزرتے ہوئے اندر کی طرف کو بڑھے تو ہال میں چھائی خاموشی آپ کا استقبال کرے گی۔

ہال سے گزر کر لاؤنج میں نگاہ ڈالیں تو جہاں قصر اسماعیل کے ملازم آپ کو اپنا روز مرہ کا کام کرتے دیکھائی دے گے۔

وہی دوسری جانب ہال میں مقیم ڈائنگ ایریا میں دو نفوس بیٹھے ناشتہ کرنے میں مگن تھے۔

سر براہی کرسی پر بیٹھے اسماعیل ملک صاحب آفس کی تیاری کے ساتھ مکمل توجہ سے لاپرواہ بنے ناشتہ کر رہے تھے۔

جب کے ان کے برابر والی کرسی پر بیٹھی میرال ناشتہ کرنے کے ساتھ ساتھ جائزہ لیتی نگاہ سے اپنے باپ کو بھی دیکھ رہی تھی۔

جو بظاہر تو اس سے لاپرواہ بنے ناشتہ کرتے نظر آرہے تھے۔ لیکن میرال کی خائف نظروں سے انجان بھی نا تھے۔

ان کے ساتھ خود بھی خاموشی سے ناشتہ کرتی ہوئی وہ خود کافی دیر سے ان کی جانب سے خاموشی اور لاپروائی کو محسوس کر رہی تھیں۔

اور اسے لگ رہا تھا کے وہ کچھ تو بولیں گے۔ مگر جب کافی دیر تک وہ کچھ نا بولے اور انجان بنے ناشتہ ہی کرتے رہے تو اس نے خود سے بولنے کی ٹھانی اور ہال میں چھائی خاموشی کو اپنی آواز سے توڑا۔

"بابا۔" وہ دھیرے سے انھیں پکارتی ہے۔

اس کی پکار پر متوجہ ہوتے اسماعیل ملک صاحب اپنا ہاتھ ناشتے سے کھینچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

"ہاں میرے بچے بولو۔؟"

انھوں نے اس کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھ کر کہا۔ وہ بظاہر تولاپرواہ بنے پوچھ رہے تھے۔ لیکن اندر کہی وہ جانتے تھے کے وہ کیا کہنے والی ہے۔

"کل آپ اتنی صبح آفس کیوں چلے گئے تھے، آپ تو اتنی صبح نہیں جاتے؟،اور پھر آئے بھی بہت دیر سے۔"

وہ سنجیدگی سے کہنے لگی۔ اسماعیل ملک صاحب نے باغور اسے دیکھا۔

پھر اس کے سوال پر اپنے سائڈ پر رکھی نیپکن اٹھا کر اس سے اپنا منہ صاف کرنے لگے۔ پھر ایک گہری سانس اپنے اندر خارج کر کے تحمل سے بولے۔

"وہ کیا ہے نا بیٹا کل اہم میٹنگ تھیں میری آفس میں تبھی اتنی جلدی جانا پڑا، پھر کلائنٹ کے ساتھ ڈنر بھی تھا تبھی اتنی تاخیر ہو گئی آتے آتے۔"

سنجیدہ لہجے سے وہ اس سے جھوٹ بول رہے تھے۔ میرال نے تاسف سے اپنے باپ کے چہرے کو دیکھا۔

جو اس کے سوالوں سے بچنے کے لیے اس سے جھوٹ کا سہارا لے رہے تھے۔ ان کے جواب پر وہ فقط سر ہی ہلا سکی۔

ہاتھ میں پکڑا فوک وہ بے دلی سے پلیٹ میں رکھ گئی۔ عموماً تو وہ کوئی دلجمعی سے کھا نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

مگر اب وہ کھانے کا دکھاوا کرنا بھی یکدم ہی ترک کر چکی تھی۔

اس کی سیاہ آنکھیں صدمے سے اپنے باپ کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔ بدلے میں اسماعیل ملک صاحب کے جواب پر وہ ان سے یہ بھی نا کہہ سکی۔

کے وہ اس کے سوالوں سے بچنے کے خاطر اس سے جھوٹ بول رہے ہیں۔

جس سے وہ انجان ہر گز نہیں تھیں۔ کیونکہ کل اس نے پولیس ٹیشن سے آنے کے بعد آفس فون کیا تھا۔

یہ جاننے کے لیے وہ کب تک آفس سے واپس آئیں گے ان کی واپسی کتنی تاخیر سے ہو گی۔ اور آفس میں فون کرنے پر مینیجر نے اسے یہ بتایا تھا۔

کے اسماعیل ملک صاحب تو دوپہر سے ہی آفس سے چلے گئے ہیں۔ اور اب جب وہ ان سے پوچھ رہی تھی۔

تو وہ اس سے جھوٹ کا سہارا لے رہے تھے نجانے کیوں ؟؟۔ لیکن اب ان سے کچھ بھی باز پرس کرے بغیر۔

www.novelsclubb.com

وہ ان کی ساری باتوں کو یکسر نظرانداز کر گئی تھی۔اسے اپنے باپ سے اس قسم کی امید ہر گز نا تھی۔

"تم رک کیوں گئی ناشتہ کرو بیٹا۔"

چائے کا کپ اپنے لبوں سے لگاتے وہ اسے یونہی بیٹھے دیکھ فکر مندی سے بولے تھے۔

ان کی محبت بھری نگاہیں اپنی بیٹی کے وجود پر جمی تھیں۔جو پہلے کے مقابلے اب ان سے قدرے لاتعلق بنے کسی گہری سوچ میں غرق دیکھائی دے رہی تھی۔

"بس بابا کر چکی ہوں۔"

تھوڑا آگے کو جھک کر وہ چائے کی کیتلی تھام کر اپنے آگے رکھے کپ میں چائے ڈالتے ہوئے بولی۔

پھر انگلی کے پورے سے کپ کو الجھے سلجھے ذہن کے ساتھ چھونے لگی۔

چائے پیتے اسماعیل ملک صاحب جو اسی کی جانب متوجہ تھے۔اس کو یکدم ہی کسی گہری سوچ میں غرق دیکھ کر چند پل تک تو اسے باغور دیکھتے رہے۔

پھر جیسے ٹھہرے ہوئے لہجے میں استفسار کرنے لگے۔

"کیا ہوا میرال اتنی پریشان کیوں نظر آرہی ہو بیٹا؟؟، کیا کوئی بات ہے جو تمھیں مجھ سے کرنی ہے، اگر ہاں تو پھر کرو نا بیٹا۔"

وہ دھیمے لہجے سے اسے دیکھتے ہوئے گویا ہوئے۔لاپرواہی عروج پر تھیں۔

وہ جانتے تھے اسے کیا بات کرنی ہے اور وہ کس لیے پریشان ہے۔ لیکن پھر بھی انجان بننا لازم تھا ان پر۔

میرال نے کپ سے جھانکتی چائے سے نگاہ ہٹاتے ہوئے معنی خیزی سے اپنے باپ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

انگلی کے پورے کی حرکت اب تھم چکی تھیں۔ سیاہ آنکھوں والی اب خود کو بات کرنے کے لیے منا چکی تھی پھر سے۔

اسی لیے اپنی سیاہ آنکھیں ایک بار پھر سے ان کے چہرے پر جماتے ہوئے وہ ٹھہرے ہوئے لہجے سے گویا ہوئی تھیں۔

"بابا آخر میرا ماضی کیا ہے؟؟، کیوں مجھے یہ خوفناک قسم کے خواب نظر آتے ہیں؟؟، کیوں میں سکون سے سو نہیں پاتی، کیوں ہر رات یہ خواب میری نیند کا حصہ بنے رہتے ہیں آخر کو کیوں ہو رہا ہے میرے ساتھ یہ سب۔؟؟"

جس طرح وہ قدرے مضطرب اور پریشان دیکھائی دے رہی تھیں۔

ٹھیک اس کے برعکس اسماعیل ملک صاحب پر سکون نظر آرہے تھے۔

www.novelsclubb.com

کے گویا اب انھیں کسی بات کی تسلی تھیں شاید۔کے جیسے وہ اس کے سوالوں کا جواب دینے کے لیے پہلے سے ہی خود کو تیار کر چکے تھے۔

"میرے بچے کیوں تم بار بار یہ سب سوچ کر خود کو ہلکان کرتی ہو،

جب میں تمھیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کے تمھارے خواب بس محض خواب ہی ہیں،

تو تمھیں کیوں اس بات پر یقین نہیں ہے، کیا تمھیں اپنے باپ پر یقین نہیں ہے۔؟؟"

وہ بیچارگی کی صورت بناتے ہوئے افسردگی سے بولے۔

"ایسی بات نہیں ہے بابا، مجھے آپ پر یقین ہے، لیکن!!"

www.novelsclubb.com

وہ ان کے کچھ دیر پہلے والے جھوٹ کو یکسر نظر انداز کرتی۔ان کی افسردہ صورت دیکھ کر فوری طور پر بولی تھی۔

"لیکن کیا میرال؟؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اس کے آگے کی بات کو جاننے کے خواہش مند ہوئے۔

تاکہ اس کے ذہن میں کیا چل رہا ہے۔ وہ اچھے سے جان پائیں۔

"مجھے لگتا ہے بابا کے میرے خوابوں کا تعلق حقیقت سے جڑا ہے وہ حقیقت جسے میں ہمیشہ اپنے خوابوں میں دیکھتی ہوں،

محسوس کرتی ہوں، اور میرے خواب بھی صرف خواب نہیں ہے بلکہ ایک اندھی حقیقت ہے جو بظاہر نظر تو نہیں آرہی، لیکن اس کا عکس میرے ذہن کے پردے پر آج بھی محفوظ ہے، اور یہی سب باتیں مجھے پریشان کر رہی ہیں۔"

وہ سنجیدگی سے بولتی ہوئی اب کی بار اسماعیل ملک صاحب کے وجود میں پھیلے سکون کو غارت کر چکی تھیں۔

اسماعیل ملک صاحب کے ماتھے پر پسینے کے ننھے منے قطرے نمودار ہوئے۔

www.novelsclubb.com

جس کو انھوں نے بڑی ہی صاف دہانی سے صاف کیا تھا۔

"یہ ناممکن ہے بیٹا،

جو خواب تمھاری یاد کا حصہ ہے ہی نہیں وہ بھلا کیسے حقیقت ہو سکتا یے، یہ سب تمھارا وہم ہے بیٹا، اسے جتنی جلدی ہو اپنے ذہن سے جھٹک دو، زیادہ نا سوچوں اس بارے میں۔"

اندر کہی وہ ڈرے تھے اس کی بات سے۔ لیکن اس کے سامنے خود کو نارمل رکھنا بھی تو ضروری تھا۔

اسی لیے خود کو نارمل کرتے ہوئے وہ اسے سنجیدگی سے تنبی کرنے لگے تھے۔

میرال نے نظر اٹھا کر انھیں دیکھا۔ یکدم ہی کسی گہری سوچ کو اس نے اپنے ذہن میں ابھرتا ہوا محسوس کیا۔ لیکن جوابی کچھ نا بولی۔

www.novelsclubb.com

اور خاموشی کا مظاہرہ کرتی ہوئی اپنے پاس رکھے چائے کے کپ کو اٹھا کر لبوں سے لگا لیا۔

دماغ کسی گہری سوچ میں کھونے لگا تھا۔

اسماعیل ملک صاحب جو مکمل توجہ سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

اس کے یکدم سے خاموش ہو جانے پر باغور اسے دیکھنے لگے۔اس کی خاموشی انھیں کسی خطرے کا عندیہ دینے لگی تھیں نا جانے وہ کیا سوچ رہی تھیں۔ یہ بات جاننے سے وہ قاصر تھے اسی لیے۔

اس کی سوچوں کو جھٹک دینے کے خاطر وہ کچھ سوچ کر اسے مخاطب کرتے ہیں۔

"اگر تم اب بھی مطمئن نہیں ہو بیٹا، تو ہم کل احمد کے کلینک چلتے ہیں، وہ اچھا ماہر نفسیات ہے، تمھاری باتوں کو نا صرف اچھے سمجھے گا بلکہ تمھارے ذہنی کیفیت کو بھی اچھے سے سمجھ کر ڈیل کرے گا۔"

www.novelsclubb.com

وہ سنجیدگی سے مدعے کی بات پر آئے تھے۔ وہ بات جو وہ کل ہی احمد صاحب سے ڈسکس کر کے آئے تھے۔

کیونکہ انھیں میرال سے اب ایسے ہی کسی روایے کی توقع تھیں۔ جس کی وجہ سے وہ پیچھلے دنوں سے بہت زیادہ پریشان تھے۔

"آپ احمد انکل کی بات کر رہے ہیں بابا۔؟؟"

کپ کو لبوں سے جدا کرتی وہ ان کی تجویز پر نگاہ اٹھا کر استفسار کرنے لگتی ہے۔

"ہمہ!! تاکہ اس سے مل کر تمھارا جو اپنے خوابوں کو لے کر ڈپریشن ہے وہ ٹھیک ہو سکے۔"

www.novelsclubb.com

اسماعیل ملک صاحب تحمل سے بولے۔

"ڈپریشن نہیں ہے مجھے بابا۔"

ان کی بات کی نفی کرتی قدرے بلند آواز میں اپنی بات پر زور دے کر کہتی ہے۔

ہاتھ میں پکڑا کپ واپس سے ٹیبل پر پٹکھنے کے انداز میں رکھ دیا گیا تھا۔

"ہاں میں جانتا ہوں بیٹا، لیکن ڈیپریشن نا سہی وہم تو ہے نا تمھارا۔"

وہ جوابی تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے دھیرے لہجے سے کہتے کہتے۔

پل بھر کو ٹھہر کر اس کے تاثرات جانچنے لگے۔

جو غصے میں ہونے کے ساتھ ساتھ عجیب سے بھی ہو رہے تھے۔ لیکن پھر اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے پھر سے گویا ہوئے۔

"اور اس وہم کو، اور تمھارے دماغ میں آتی سوچوں کو تم احمد سے بات کر کے ہی کلیر کر سکتی ہو میرال،

www.novelsclubb.com

کیونکہ اس کے علاؤہ کوئی دوسرا حل نہیں ہے میرے پاس، یہ حل میرے نزدیک مناسب رہے گا بیٹا،

تاکہ اس سے تم بھی مطمئن ہو جاؤ گی اور تمھاری وجہ سے میں بھی پریشان نہیں ہوں گا۔"

وہ عام سے انداز میں اپنی بات کہہ کر اس کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لینے لگے تھے۔

جواب پہلے کے مقابلے قدرے نارمل ہونا شروع ہو گئے تھے۔

ان کے نزدیک شاید وہ ان کی بات پر غور و فکر کر رہی تھی۔

سیاہ آنکھوں والی اپنے باپ پر نگاہیں جمائے کسی غیر مرئی نقطے کو بھی سوچنے میں مصروف تھیں۔

چہرے کے اتار چڑھاؤ اس کے سنجیدگی سے کسی بات کو سوچنے کی روداد سنا رہے تھے۔

"ٹھیک ہے بابا، پھر میں کل چل لونگی آپ کے ساتھ۔"

چند پل تک کچھ سوچنے کے بعد آخر کار وہ اپنی رضامندی انھیں دے گئ تھی۔

یکدم ہی اس کے جواب کو سن کر اسماعیل ملک صاحب کے چہرے پر۔

خوشی کی رمک جگمگا اٹھیں۔ کے نجانے ان کی کونسی ایسی مشکل تھی جو حل ہو گئ تھیں۔

"ٹھیک ہے پھر میں احمد سے کل کا نمبر لے لونگا۔"

انھوں نے ہاتھ میں پہنی گھڑی کو سرسری سا دیکھتے ہوئے کہا۔

کیونکہ اسے لانے کی بات تو وہ پہلے ہی احمد صاحب سے کر چکے تھے۔

اور ان کے کہنے پر ہی یہ تجویز انھوں نے میرال کے آگے رکھی تھی۔

www.novelsclubb.com

ان کے کہنے پر میرال نے بس سر ہلانے پر اکتفا کیا۔ اور ایک بار پھر ٹیبل پر رکھے چائے کے کپ کو اٹھا لیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھا اب میں چلتا ہوں بیٹا آفس کے لیے دیر ہو رہی ہے، شام میں ملاقات ہوتی ہے۔"

اس کو چائے پیتے دیکھ وہ ڈائنگ ٹیبل کی سربراہی کرسی کو چھوڑتے ہوئے بولے۔

"اوکے بابا۔" وہ فقط اتنا کہہ کر مصنوعی انداز میں مسکراتی ہوئی چائے کی چسکیاں لینے لگی۔ جبکہ اسماعیل ملک اس کے کندھے پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے ڈائنگ ایریا سے باہر نکلتے چلے گئے۔

ان کے جاتے ہی میرال نے ایک سرد سانس خارج کی۔اور چہرے پر چھائی مصنوعی مسکراہٹ کا گلا گھونٹا۔

پہلے جیسی سنجیدگی کے آثار اب اس کے چہرے پر واضح ہونے لگے تھے۔

ابھی وہ ایسی ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ کے یکدم اس کا موبائل بج اٹھا۔اس نے کوفت بھری نگاہ سے ڈائنگ ٹیبل پر رکھے اپنے موبائل کی جانب دیکھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جس کی اسکرین پر ایک انجان نمبر جگمگا رہا تھا۔ کپ کو نا سمجھی سے واپس ٹیبل پر رکھتی وہ اگلے ہی پل بغیر کچھ سوچے سمجھے کال اٹینڈ کر چکی تھی۔

دوسری طرف سے شناسا آواز کو سن کر پل بھر میں اس کی بے زاری زائل ہوئی۔

فون کرنے والے نے فون کر کے چند پل تک تو اسے پریشان کر دیا تھا اپنی بات سے۔ لیکن پھر کچھ دیر تک باتیں کرنے کے بعد۔ آپس میں کچھ طے کر کے وہ ملنے کی جگہ ڈیسائڈ کرنے لگے۔

جس کی وجہ سے دوسری طرف موجود شخص نے اسے فون کیا تھا۔

جگہ ڈیسائڈ کر کے وہ شخص اسے وقت پر آجانے کا کہہ کر فون کاٹ چکا تھا۔

جبکہ میرال بھی کان سے فون ہٹاتے ہوئے ڈائنگ ایریا سے نکلتی ہوئی اوپری منزل کی طرف بڑھی تھیں۔

www.novelsclubb.com

آسمان سے جھانکتا چاند اپنی مدھم لیکن دلکش روشنی اسلام آباد کے ہر رہائش گاہ کے ساتھ ساتھ مصطفیٰ مینشن پر بھی اپنی روشنی بکھیر رہا تھا۔

گارڈن میں جگہ باجگہ لگے رات کی رانی کے پھول اپنے وقت پر کھلتے ہوئے مسرور ہونے کے ساتھ ساتھ پورے گارڈن کو بھی اپنی دلفریب خوشبو سے مہکا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

ان پھولوں کی خوشبو یکدم ماند پڑی تھیں جب چوکیدار نے مصطفیٰ مینشن کا گیٹ کھولا تھا۔

اس گیٹ کو پار کرتی ایک گاڑی برق رفتاری سے کار پورج میں آکر رکی تھیں۔

اور گاڑی کی ہیڈ لائٹ بند ہوتے ہی پیچھلی سیٹ کا دروازہ کھول کر عنایہ سلیمان گاڑی سے باہر نکلی تھی۔

بلیک جینز پر اورنج ٹوپ پہنے اس نے اپنے بادامی بالوں کو جوڑے میں قید کرر کھا تھا۔

گاڑی سے اترتی وہ اپنے قدموں کو برق رفتاری سے مصطفیٰ مینشن کے بڑے سے گارڈن سے گزارتے ہوئے اندر کی طرف لے کر جا رہی تھیں۔

داخلی دروازے کو پار کرتی وہ مینشن کے اندرونی حصے میں آئی تھیں۔

اور جائزہ لیتی نگاہ سے ادھر اُدھر اپنی نگاہیں دوڑانے لگی۔

تبھی نیچے کی منزل پر کسی کے بھی نا ہونے کے آثار دیکھ اس نے کھڑے کھڑے ہی دائیں جانب بنے پیانو والے کمرے کی طرف دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور وہاں بھی کسی کو نا موجود دیکھ وہ برق رفتاری سے اوپری حصے کی سیڑھیاں طے کرنے لگی تھی۔

اوپری حصے پر آ کر اب اس کے قدموں کا رخ آریان کے کمرے کی طرف تھا۔

کمرے کے نزدیک پہنچ کر اس نے بغیر دستک دیے کمرے کا بند دروازہ کھولا تھا۔

اور بغیر کچھ سوچے سمجھے بغیر بے اختیار اندر کمرے کی طرف بڑھی۔

کمرے میں قدم رکھ کر پہلی نظر اس کی جس شخص پر گئی تھی وہ آریان ہی تھا۔بیڈ پر بیٹھا وہ ایک تصویر کو ہاتھ میں پکڑے اسے باغور دیکھ رہا تھا۔عنایہ نا سمجھی سے چند قدم آگے بڑھی۔

کمرے میں بغیر دستک دیے کسی کو دروازہ کھول کر آتا دیکھ آریان نے بے اختیار گردن موڑ کر دروازے کی سمت دیکھا تھا۔

جہاں عنایہ کھڑی جانچتی نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ابھی اس سے پہلے کے عنایہ کچھ کہہ پاتی وہ یکدم ہی بیڈ سے کھڑا ہوتا ہوا۔

اسے نظر انداز کرتے ہوئے الماری کی طرف برق رفتاری سے بڑھا تھا۔

اپنا نظر انداز ہونا عنایہ کو شدت سے محسوس ہوا۔اسی لیے وہ بھی بے اختیار چند قدموں کا فاصلہ مٹاتے ہوئے اس کی طرف بڑھی تھی اور اس کے نظر انداز کرنے والے عمل کو جھٹکتے ہوئے دھیمے لہجے سے بولی تھی۔

"میں نے تمھارے آفس فون کیا تھا تو معلوم ہوا کے تم تو آج جلدی گھر چلے گئے ہو، تبھی مجھے سیدھا یہاں آنا پڑا۔"

وہ اپنی نگاہیں اس کے وجود پر جمائے اسے اپنے یہاں آنے کا جواز بتاتی ہے۔

جس کو آریان کسی خاطر میں نالائے بغیر ہاتھ میں پکڑی تصویر کو برق رفتاری سے الماری میں رکھتے ہوئے۔

پلٹ کر اسے نظر انداز کر کے بیڈ کی دائیں جانب والی سائیڈ ٹیبل کی جانب چلا آیا تھا۔

اور اس کی دراز کو کھول کر اس میں کچھ ٹٹولنے لگا تھا۔ چند پل بعد اس میں سے ایک فائل بر آمد کرتے ہوئے وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے عنایہ کے وجود سے انجان بنتا فائل کو دیکھنے لگتا ہے۔

چند پل تک تو وہ بے یقینی بھرے تاثرات سے اسے دیکھتی رہی۔

پھر اس کی طرف بڑھتے ہوئے قدرے ضبط سے کہتی ہے۔

"تم مجھے سن بھی رہے ہو آریان؟؟، تم مجھے اس طرح نظر انداز نہیں کر سکتے۔"

وہ صدمے اور دکھ کے ملے جلے تاثرات سے کہتی ہے۔ اسے یقین نا آیا کے وہ اسے نظر انداز بھی کر سکتا ہے۔

"لیکن میں تمھیں نظر انداز کر رہا ہوں عنایہ۔"

www.novelsclubb.com

فائل سے نگاہ ہٹائے بغیر ہی اس نے اسے اب تک میں پہلی دفعہ جواب دیا تھا۔

"لیکن میں نے کیا کیا ہے آریان جو تم اس طرح کر رہے ہو۔؟؟"

وہ روہانسی ہو کر پوچھتی ہے۔ دنیا میں اگر وہ کسی کے آگے خود کو حد درجے بے بس محسوس کرتی تھی۔ تو وہ بس آریان مصطفیٰ ہی تھا۔

آریان نے نگاہ اٹھا کر اسے سخت نظروں سے دیکھا۔ جس پر نا چاہتے ہوئے بھی عنایہ کو اپنی نظریں پھیر لینی پڑی۔

"میرے لیے ہر وہ شخص نا قابل برداشت یا نظر انداز کرنے کے قابل ہے جو بلا اجازت میرے کمرے میں داخل ہو، پھر چاہے وہ میرا دوست ہو یا کوئی جاننے والا۔"

www.novelsclubb.com

وہ صاف گوئی سے کہتے ہوئے اسے شرمندہ کرنے پر مجبور کر گیا۔ اور پھر سے فائل کو دیکھنے لگا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کی صاف گوئی پر عنایہ سے اس سے نظریں ملانا تک مشکل ہو گیا۔

لیکن ملانی تو پھر بھی تھیں۔ کیونکہ وہ جو بات کرنے آئی تھی وہ آج اسے ہر حال میں کرنی تھیں۔

اسی لیے لہجے میں شرمندگی لیے دھیرے سے گویا ہوئی۔

"جلد بازی میں مجھے دھیان نہیں رہا آریان، اور پھر مجھے تم سے بات کرنی تھی تو بے اختیار میں یونہی چلی آئی، معذرت چاہتی ہوں اگر تمھیں برا لگا۔"

وہ کہتی ہوئی خاصی شرمندہ دیکھائی دے رہی تھی آریان کو اسی لیے اس نے ہاتھ میں پکڑی فائل کو ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔

"اٹس اوکے، یہ بتاؤ کیا بات کرنی ہے، اور ایسی بھی کیا ضروری بات تھی جو تمھیں اس وقت آنا پڑا۔"

www.novelsclubb.com

وہ دیوار پر لگی گھڑی کی جانب ایک نظر دیکھتا ہوا سوالیہ نظروں سے پوچھنے لگتا ہے۔ پھر فائل کو واپس سے اٹھا کر دراز میں ڈال دیتا ہے۔

"بات ضروری ہے، کیا ہم کہی باہر چل کر بات کر سکتے ہیں اگر تم فارغ ہو تو؟؟، کوفی بھی پی لیں گے، اور ساتھ ساتھ بات بھی ہو جائے گی۔"

عنایہ نے مسکراتے ہوئے کہہ کر اسے باہر چلنے کی پیش کش کر دی۔ لیکن اندر دل ہی دل میں وہ اس کے ہامی بھرنے کی دعا مانگ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے، تم نیچے لاؤنج میں ویٹ کرو میرا، میں فریش ہو کر آتا ہوں۔"

کچھ سوچ کر اپنے کورٹ کا بٹن کھلوتا ہوا وہ بیڈ سے کھڑا ہوتا ہوا اسے تلقین کر گیا۔

اس کی رضامندی پر عنایہ ہامی بھرتے ہوئے مسکراتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی۔

جب کے وہ تھکے ہوئے وجود کے ساتھ کمرے میں موجود وارڈروب والے حصے کی طرف بڑھا۔

www.novelsclubb.com

(جاری ہے)

www.novelsclubb.com